اردو ترجمہ

سیرة الابدال

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

﴿۱﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

------ ۞ ------

أيّها الناس إنّي أُذكّركم ما أُوحي إليّ من ربّ العالمين. إنّي أُمّرتُ من الرّحمان فأتوني بأهلكم أجمعين. وأُعطيتُ الحِكم من السّماء ولا دجّال ولا رقين. انحطّت لي الملائكة من الخضراء إلى الغبراء وجُعلت قاديان كالقادسية وبلدها الأمين. وعصمني ربّي من شرّ الرُّضعِ وجعلني من العالين. وشَنَصتُ به كل الشّنوص وحُلَّ لَحمي عن أوصاله للحِبّ القرين. فلا أخاف مُمشّنًا بعده ولا أرعن العدا بما قام لي ربّي كالمُداكئين. و إنّي أتّبع وحيه على البصيرة، وما ارْتَتَأ (۱) عَلَيَّ أمري

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بن مانگے دینے والا، سچی محنت کو ضائع کرنے والا نہیں ہے۔

ہم اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور اُس کے معزز رسول پر درود بھیجتے ہیں۔

------ ۞ ------

اے لوگو! میں تمہیں وہی نصیحت کرتا ہوں جو ربّ العالمین کی طرف سے مجھ پر وحی کی گئی۔ میں رحمٰن خدا کی طرف سے مامور کیا گیا ہوں۔ اس لئے تم اپنے تمام اہل وعیال کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ مجھے آسمانی حکمتیں عطا کی گئیں ہیں نہ کہ سیم و زر۔ میرے لئے آسمان سے زمین پر فرشتے نازل ہوئے اور قادیان کو ارضِ حرم اور اس کے بلدِ امین کی طرح بنادیا گیا ہے۔ اور میرے رب نے مجھے کمینوں کے شر سے بچایا اور مجھے عالی منزلت بنایا۔ میرا اُس کے ساتھ کامل تعلق ہوا اور اُس ہم نشین محبوب کے لئے میرا گوشت جوڑ جوڑ سے تحلیل ہوگیا۔ پس اس کے بعد میں نہ تو کسی تلوار سونتنے والے سے ڈرتا ہوں اور نہ طاقتور دشمن سے۔ کیونکہ میرے لئے میرا رب دفاع کرنے والوں کی صورت کھڑا ہے۔ اور میں کامل بصیرت سے اُس کی وحی کی پیروی کرتا ہوں۔ اور میرا معاملہ مجھ پر مشتبہ نہیں

وما كنتُ من المفترين. ولا أُرغِنُ إلى من خالف الحق وأرى الوجه كالضنين. ولا أبالي أحدًا من العِدَا، ولو خوّفني بخوفٍ أُدفى ولا أحضرهُ كالمتزأزئين.(۲) وليست الدنيا عندي إلا كَجَهْبَلَةٍ(۳) إذا جَرُشَبَتْ(۴) ثم ما تَبَعَّلَتْ(۵) فَبَذَءَ هَا بعلُها و بَذَء رَوْسَهَا(۶) وَ دَ قشهَا(۷) و نَزَّرَ أمرَها وحسبها بِئس القرين.

ومن افتتح سورة النور و الفاتحة والمائدة فَسَجَّلَهَا(۸) و تدبّرها كالطالبين، وانتقل من غَلَلٍ إلى غَمرٍ هو تحته، وأذاب فهمه و رعبل وجوده، وتجنّبَ الصِّلَالَ(۹) وما قنع على مِمْكل(۱۰) وما هاب شَزَنًا(۱۱)، وما لغب في ابتغاء ماءٍ معين، فيُشاهد صدق ما ادّعيتُ، ويرى ما رأيتُ، ويكون من المستيقنين. و إنّي أنا المسيح الموعود، وأنا الذي يَدفو و يجود، ﴿۲﴾

اور نہ میں مفتری ہوں۔ اور جو حق کی مخالفت کرے میں اس کی بات پر کان نہیں دھرتا اور نہ میں ایک بخیل کی طرح کسی کے چہرے کو دیکھتا ہوں۔ مجھے دشمنوں میں سے کسی کی پرواہ نہیں خواہ وہ مجھے ہلاکت خیز خوف سے ڈرائے۔ اور میں اُس کے سامنے ڈرپوکوں کی طرح نہیں آتا۔ اور میرے نزدیک دنیا محض اس بدشکل عورت کی مانند ہے جو بوڑھی ہو چکی ہو پھر وہ شوہر کی نافرمان بھی ہو۔ اور اُس کا خاوند اُس سے بیزار ہو اور اُس کے اِترا کر چلنے سے اور اُس کے بناؤ سنگار سے نفرت کرے اور اُس کو ہر طرح ذلیل سمجھے اور اُسے بدترین رفیق خیال کرے۔

اور جو شخص سورۃ نور اور فاتحہ اور مائدہ کھولے اور پھر اسے توجہ سے پڑھے اور طالبِ حق کی طرح اُس پر تدبر کرے۔ اور کم پانی سے اُس کے نیچے کے کثیر پانی کی طرف منتقل ہو۔ اور اپنا فہم گداز کردے اور اپنے وجود کو ٹکڑے ٹکڑے کردے اور تھوڑے پانی سے مجتنب رہے اور تھوڑے پانی والے تالاب پر قانع نہ ہو اور زمین کی سختی سے مرعوب نہ ہو اور شیریں آبِ رواں کی تلاش میں ماندہ نہ ہو۔ تو وہ شخص میرے دعویٰ کی سچائی کا مشاہدہ کرلے گا اور وہی رائے قائم کرے گا جو میری رائے ہے اور یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے گا۔ اور یقیناً میں ہی مسیح موعود ہوں۔ اور وہ میں ہی ہوں جس نے ہلاک کرنا تھا اور جود و سخا کرنی تھی۔

ويستقرى التّقِيّ الذى يبغي الحقّ و يرود، فبشرى للمتّقين. إن التقات ليس بهيّن، والله إنّها تُضاهي الحَيْن. ومن آثر التقات فهو طابٌ[12] رجل آثر المماتَ وهي عقبة كَئود أيّها الفتيان، وهي الموت المحرق بالنيران، ثم هي الطِرفُ[13] الموصل إلى الجَنان، أتَحسَبُ كم أمتٌ[14] بينها وبين حِمام الإنسان، إذا بلغتَ منتهاها و استوعَبْتَهَا فهي الموت عند أهل العرفان، إنّ التقيّ لا يخاف لَجَبَ[15] الشيطان، ويحسب انثعاب دمه في الله كشرابٍ مُشَعْشَعٍ[16] بالثغبان،[17] ولأتقياء علاماتٌ يُعرَفون بها، و لا وليّ إلا التّقيّ يا فتيان، منهم قومٌ يُرسَلون لإصلاح النّاس عند مفاسد الخنّاس من الله الرّحمان.

فمن علاماتهم أنهم يُبعثون عند ظلام يُحيط الزمان،

اور میں وہ شخص ہوں جو حق جُو متقی کی تلاش اور جستجو میں ہے۔ پس متقیوں کے لئے بشارت ہے۔ یقیناً تقویٰ آسان نہیں۔ بخدا تقویٰ بھی موت سے مشابہ ہے۔ کیونکہ جس نے تقویٰ شعاری کو مقدم رکھا وہ (گویا) ایسے شخص کا ہم زلف ہے جس نے موت کو ترجیح دی۔ اے جوانو! تقویٰ ایسی چوٹی ہے جسے سَر کرنا دشوار ہے۔ یہ ایسی موت ہے جو (قسم قسم کی) آگ سے جلانے والی ہے، علاوہ ازیں وہ ایک عمدہ گھوڑا ہے جو جنتوں تک پہنچاتا ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ اِس میں اور انسان کی موت میں کتنا فاصلہ ہے۔ جب تو اس کی آخری حد کو پہنچ جائے اور اس کی تکمیل کر لے تو یہی عارفوں کے نزدیک موت ہے۔ یقیناً متقی شیطانی شور وغوغا سے نہیں ڈرتا۔ اور اللہ تعالیٰ کے رستے میں اپنا خون بہانے میں اُسے ایسا لطف آتا ہے جیسے عمدہ مصفّٰی ٹھنڈے پانی سے ملی ہوئی شراب میں۔ اور متقیوں کی علامات ہیں جن سے وہ پہچانے جاتے ہیں۔ اے جوانو! متقی ہی ولی ہوتا ہے۔ اور ان ہی میں سے ایک جماعت شیطان کے مفاسد کے وقت لوگوں کی اصلاح کے لئے خدائے رحمٰن کی طرف سے بھیجی جاتی ہے۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایسی تاریکی کے وقت مبعوث کئے جاتے ہیں جو سارے زمانہ پر چھائی ہوتی ہے۔

ویظهرون إذا قلّ الكرام والكرائم، وتأجّلت[18] الخنازير والبهائم، وكثر رجالٌ يُبغِسلُون،[19] وقلّ قوم يتهجّدون، وبقى الناس كَحَسْكَلٍ[20] لا يعلمون ولا يعملون. وفسد الزمان وأهلك كُمَّلًا، وما ولد إلّا زُغبلًا، ونَزِفتْ[21] عين السماء وما ازمَهلّت،[22] وصارت الأرض جدبة[23] وما أَبقلَتْ، أو صار النّاس كمثل رجلٍ له جعندلٌ[24] ولا يأتبل،[25] وعنده كحلٌ ولا يَكتحِل. ومالوا عن الحق كلّ المَيل، فحفل الوادى بالسَّيل، يُجايئون[26] الجدبَ، ويُزيلون الودب، و يحشأون[27] الشيطان، و يرفأون ما اخرَورَق ويُنوّرون الزمان.

ومن علاماتهم أنّهم قوم لا يجدون أحدًا يأخذ جلالته بقلوبهم، ولا يَعُدّون كدودةٍ من لم يتطأطأ ولم يغترف من شُؤبُوبِهِم،[28]

اوران کاظہور شریف لوگوں اور شریفانہ خصائل کے کم ہو جانے پر ہوتا ہے۔ نیز (اس زمانہ میں) خنزیروں اور بہیمی صفت لوگوں کی کثرت ہو جاتی ہے۔ اور جماع کے رسیا افراد کی بہتات اور تہجد گزار لوگوں کی قلت ہو جاتی ہے۔ اور لوگ ایسے ناکارہ ہو جاتے ہیں کہ وہ نہ علم رکھتے ہیں اور نہ عمل۔ جب زمانہ بگڑ جاتا ہے اور اہلِ کمال کو نابود کر دیتا ہے اور صرف سوکھے پن کے مریض (یعنی روحانیت سے عاری) بچے ہی پیدا کرتا ہے۔ چشم فلک خشک ہو جاتی ہے اور اشکبار نہیں ہوتی۔ اور زمین بنجر ہو جاتی ہے اور روئیدگی نہیں نکالتی۔ اور لوگ ایسے آدمی کی طرح ہو جاتے ہیں جس کے پاس ایک قوی اونٹ تو ہو مگر وہ اس پر سواری نہ کر سکے۔ اُس کے پاس سُرمہ تو ہو مگر وہ اُس کو لگاتا نہ ہو۔ اور وہ (عوام النّاس) حق سے بالکل پھر جاتے ہیں۔ اور وادی سیل (معصیت) سے لبریز ہو جاتی ہے۔ پس قحط سالی کے ساتھ ہی یہ ابدال بھی آتے ہیں۔ اور بدحالی دور کرتے ہیں۔ اور شیطان کے پیٹ میں تیر گھونپتے ہیں۔ اور جو کچھ پھٹ چکا ہو اُس کو رفو کرتے ہیں اور زمانے کو منور کرتے ہیں۔

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک ایسی قوم ہے جن کے دل کسی کے جلال سے مرعوب نہیں ہوتے اور جو شخص نہ تو جھکے اور ان کے چشمۂ فیض سے چلو تک بھی نہ بھرے (وہ) اُسے کیڑے کے برابر بھی نہیں سمجھتے۔

و يقعون في أُلُهانيّة الربّ ويؤثرونه في جميع أُسلوبهم، و ينصرون من ناء به الحِمْلُ ويُدرِكون من هوى بوظوبهم[29] لا يأخذهم أفكلٌ[30] أمام أحدٍ من الأُمراء، و يألُونَ[31] في سبيل الله الّذي أشرطهم عند فساد الزمان وشيوع الأهواء، وما يحملهم علٰى ذالك إلّا مواساة الناس وأمر حضرة الكبرياء.

ومن علاماتهم أنّه إذا استشنَّ ما بينهم وبين ربّهم الجوّاد، فيبلّلونه بالإحسان على العباد، ويطيرون إلى العُلٰى ولا يُدَنّثون،[32] ويُسقَوْن شرابًا لا يَهْذِرون به ولا يُصَدَّعون، ويقولون هل من مزيدٍ ولا يقنعون، ولا تُفْهَمُ أسرارُهم بما دَقَّتْ كأنّهم يرطنون،[33] ويُكَفِّئُوْن نفوسهم ممّا لا يرضٰى به ربُّهم وعلى الحقّ يثبتون،

اوروہ اپنے رب کی الوہیت میں محو رہتے ہیں۔اور اپنے ہر طور طریق میں اُسی کو ترجیح دیتے ہیں۔اور جو شخص بارِ گراں کے تلے دبا ہوا ہو اُس کی مدد کرتے ہیں اور اپنے اہتمام اور التزام سے گرتے ہوئے کو سنبھال لیتے ہیں۔ امراء میں سے کسی کے آگے ان پر لرزہ طاری نہیں ہوتا۔ اور وہ اللہ کی راہ میں گریہ وزاری کرتے ہیں جس نے ان کو زمانے کے فساد اور خواہشات نفسانی کے عام ہونے کے وقت بھیجا۔ اور انہیں اِس پر صرف مخلوق کی ہمدردی اور حضرتِ کبریا کا حکم آمادہ کرتا ہے۔ ﴿۳﴾

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ جب اُن کا اُن کے فیاض ربّ سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے تو وہ بندوں پر احسان کرکے اُس تعلق کو تروتازہ کرتے ہیں۔ اور وہ بلندی کی طرف پرواز کرتے ہیں اور تھوڑی سی پرواز کر کے بیٹھ نہیں جاتے اور انہیں ایسا جام پلایا جاتا ہے کہ جس سے وہ نہ فضول گوئی کرتے ہیں اور نہ اُنہیں دردِ سر لاحق ہوتا ہے۔ اور هَلْ مِنْ مَّزِيْد یعنی اور بھی کچھ ہے، کہتے جاتے ہیں اور قانع نہیں ہوتے۔ ان کے اسرار بوجہ دقیق ہونے کے سمجھے نہیں جاتے گویا کہ وہ عجمی زبان بول رہے ہیں۔ اور وہ اپنے نفسوں کو ہر اُس بات سے روک رکھتے ہیں جو اُن کے رب کو ناپسند ہو اور حق پر ثابت قدم رہتے ہیں

ولو أُحرقوا لا يُزَرْقلُونَ۝۳۴ ولا يَكفُرُون بالحق ولو يُبزّلون، ۝۳۵ ولا يتبسّل وجوههم بما أصابتهم مكاره وعلى الله يتوكّلون، ويحسبون الدنيا كَحَسْكَلٍ فلا يتوجّهون.

ومن علاماتهم أنّهم يُنَبَّئُوْن بإقبالهم قبل وجود الأسباب المادية، ويُبَشَّرون بنصرٍ من الله في أيّام اليأس وإعراض النّاس، وفقدان الوسائل المعتادة في هذه الدنيا الدنيّة، حتّى أنّ السفهاء يضحكون عليهم عند إظهار تلك الأنباء، ويحسبونهم مجانين هاذرين أو مُفتَرين لتحصيل الأهواء، ويسعون كل السعي ليعدموهم ويجعلوهم كالهَباء، فينزل أمر اللّه من السّماء، و يُقْعَدُون في حِجر عناية حضرة الكبرياء، و يُمزّق كُلّما نسج العِدا من التّكبّر والخيلاء، ويُقضَى الأمرُ ويُغاض سيل الفتن وتُجعَلُ خاتمة أمرهم فوز المرام مع الغلبة والعزّة والعلاء.

اور خواہ آگ میں بھی ڈال دیئے جائیں وہ جھوٹ نہیں بولتے۔اور نہ وہ حق کو چھپاتے ہیں خواہ انہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے اور اُن تکالیف پر جو اُن کو پہنچتی ہیں وہ چیں بہ جبیں نہیں ہوتے۔اور وہ اللہ پر توکل کرتے ہیں اور دنیا کو رڈی سمجھتے ہوئے اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ مادی اسباب کے پیدا ہونے سے پہلے ہی انہیں اُن کی اقبال مندی کی (غیب سے) خبر دی جاتی ہے۔ اور انہیں مایوسی اور لوگوں کے اعراض اور اس حقیر دنیا کے عمومی وسائل کے فقدان کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت کی بشارت ملتی ہے۔ یہاں تک کہ بیوقوف ان پیش خبریوں کے اظہار پر ان کی ہنسی اُڑاتے ہیں۔اور ان کو دیوانے یاوہ گو یا خواہشات کے حصول کی خاطر افترا کرنے والے سمجھتے ہیں اور وہ (دنیادار) انہیں معدوم کرنے اور غبار کی طرح اُڑادینے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔اس وقت اللہ کا امر آسمان سے نازل ہوتا ہے اور وہ ربّ العزّت کی عنایت کی آغوش میں بٹھا دیئے جاتے ہیں اور دشمنوں نے تکبر اور نخوت کی راہ سے اپنی (تدبیروں کے) جو جال بُنے ہوتے ہیں وہ تار تار کر دیئے جاتے ہیں اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور فتنوں کا سیل رواں خشک کر دیا جاتا ہے اور انجام کار وہ غلبہ اور عزت اور سربلندی کے ساتھ فائز المرام ہوتے ہیں۔

ومن علاماتهم أنك تراهم في سُبُل الله مسارعين كالدِّعْكِنَة، وأمّا أمور الدنيا فيتزحّنون عنها ولا يؤثرونها إلّا بالكراهة، ويُظهر الله بهم ما صلح من أخلاق الناس وما كان كالدّاءِ الدفين. فيُشابهون مطرًا يُظهر خواص الأرضين، وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۚ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا[1] كذالك ضرب الله مثلا للمؤمنين والفاسقين.

ومن علاماتهم أنك تجدهم كرجلٍ رزين، وعمودٍ رَصِين، (۳۶) (۳۷) وتاجرٍ هو بدء زَحنته و قَيل (۳۸) (۳۹) المعاصرين، ويزجّون عيشتهم في حَذَلٍ وأنين، ويبيتون لربّهم قائمين وساجدين، ويجتنبون حِطَل (۴۰) الشهوات ويعبدون ربّهم حتّى يأتيهم يقين، وإنّ التُّحُوت (۴۱) إذا سبُّوا وأضبُّوا (۴۲) كالكلاب، وجعلوهم كأرض تحت الضباب، وجدتهم صابرين.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تو انہیں دیکھتا ہے کہ وہ اللہ کی راہوں میں مضبوط تومند تیز رو اونٹنی کی طرح دوڑتے ہیں اور رہے اُمورِ دنیا تو ان میں بے رغبتی دکھاتے ہیں اور کراہت سے ہی انہیں اختیار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ لوگوں کے اچھے اخلاق اور اُن برائیوں کو جو مخفی بیماری کی طرح ہوتی ہیں ظاہر فرما دیتا ہے۔ وہ اُس بارش کے مشابہ ہوتے ہیں جو زمینوں کے خواص ظاہر کر دیتی ہے۔ ''اور اچھی زمین کی روئیدگی اپنے رب کے حکم سے نکلتی ہے اور خراب زمین کی پیداوار ردّی ہی نکلتی ہے۔'' اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور فاسقوں کی مثال ایسی ہی بیان فرمائی ہے۔ ﴿۴﴾

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تو انہیں باوقار شخص، زیرک سپہ سالار اور ایسے تاجر کی طرح جو سالارِ کارواں ہو اور اپنے ہمعصروں کا سرِخیل پائے گا۔ اور وہ اپنی زندگی گریہ وزاری میں بسر کرتے ہیں۔ اور اپنے ربّ کے لئے قیام و سجود میں ساری رات گزار دیتے ہیں۔ اور خواہشات نفسانی کے بھیڑیے سے بچتے ہیں اور موت کے آنے تک اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ اور رذیل لوگ جب ان کو گالیاں دیتے ہیں اور کتوں کی طرح اُن پر پل پڑتے ہیں اور انہیں ایسی زمین کی طرح کر دیتے ہیں جو کُہر کے نیچے آ گئی ہو، تو ایسی حالت میں بھی تُو انہیں صابر پائے گا۔

[1] الاعراف:۵۹

ومن علاماتهم أنّهم يُبعَثون في عصرٍ ادْجَوْجَنَ[43]، ووقتٍ قَلَّ ثماره وشابه الحطب الْمُذْرِن[44]، وفي زمان أخذت الناسَ نعسة أُرْدُنٌّ[45]، وبقي إيمانهم كإهانٍ[46] ما بقي له غُصنٌ، وفي بُرهة أُحْثَلَتْ[47] صبيانها، وما كفلت جوعانها، وفي حِينٍ ماطَلَ[48] الناسَ الضّلالُ، وقضمت جواميسُ النفوس ما نَعَمَتْ من الأعمال، ثم هم لا يكونون دخن الخلق كالأَرْذَال، بل يكظمون الغيظ ويعفون عمّن آذى من الجُهّال، ومع ذالك هم قومٌ شَجِعَةٌ لا يُرْغِنُونَ[49] إلى سِلْمٍ لظُلمٍ عَتّى، ولو كانوا كباهِلٍ[50] في موطن الوغىٰ، ويخافون ربّهم وعلى التقوىٰ يُوَاظِبُوْنَ، وإذا مسّهم طائف من الشيطان يستغفرون، فتُهزم الأهواءُ التي جاء ت كأوشابٍ[51] يهجمون، وتنزل السكينة ويفرّ الشيطان الملعون.

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ گھٹاٹوپ اندھیرے کے زمانہ میں مبعوث کئے جاتے ہیں اور ایسے وقت میں جب پھل بہت کم ہو جاتے ہیں اور درخت خشک ایندھن سے مشابہ ہو جاتے ہیں اور ایسے زمانے میں جب لوگوں پر گہری نیند غلبہ پالیتی ہے۔ اور جب لوگوں کا ایمان اُس ٹُنڈ مُنڈ درخت کی طرح ہو جاتا ہے جس کی کوئی شاخ باقی نہ رہی ہو اور ایسے دَور میں جس نے اپنے بچوں کو ناقص اور ردّی غذا دی اور اپنے بھوکوں کی کفالت نہ کی ہو۔ اور ایسی گھڑی میں جب گمراہی نے لوگوں کو اُلجھا رکھا ہو اور نفوس کے بھینسوں نے اعمال صالحہ کی روئیدگی کو چبا ڈالا ہو مزید برآں وہ رذیلوں کی طرح بدخُلق نہیں ہوتے بلکہ وہ غصہ پی جاتے ہیں اور جاہلوں میں سے جس نے تکلیف پہنچائی ہوتی ہے اُسے معاف کر دیتے ہیں۔ اور وہ ایسے جری ہوتے ہیں کہ حد سے بڑھے ہوئے ظلم کے سامنے سرِ تسلیم خم نہیں کرتے خواہ وہ میدانِ جنگ میں نہتے ہی کیوں نہ ہوں اور وہ اپنے رب سے ڈرتے اور تقویٰ پر مواظبت اختیار کرتے ہیں۔ اور جب اُنہیں کوئی شیطانی خیال آئے تو استغفار کرتے ہیں۔ پس اوباشوں کی طرح حملہ آور ہونے والی خواہشات کو شکست دے دی جاتی ہے اور (ان پر) سکینت نازل ہوتی ہے اور ملعون شیطان بھاگ جاتا ہے۔

ومن علاماتهم أنّهم يعرفون الزّهدون،(۵۲) والمنافقِ البهصل(۵۳) الذي يُضاهي الحِرْذُون، وتجدهم كغَيذانٍ(۵۴) في كل ما يزكنون،(۵۵) وكمثل هصُورٍ(۵۶) بيد أنهم لا يفترسون، وتجد قلوبهم أغنياء ثم يتمسكنون،(۵۷) ويُرْقِلُونَ(۵۸) في سُبُل الله ولا يُرْكَلُون، وترى دموعهم مُرْمَعِلّةً(۵۹) لا تَرْقَأُ و لا يميلون إلى أوْنٍ ولا يَتَبَخْترون.

ومن علاماتهم أنّ القدر يمشي إليهم على قدم المخاتلة،(۶۰) ويُنبّئُهم الله بقدره إذا قُدّرَ عليهم نزول البليّة، و يختعل(۶۱) إليهم الموت ولا يأتي كالحوادث المفاجئة، كأنّ الله يعاف أن يهلكهم ويتردّد عند قبض نفوسهم المطمئنّة.

ومن علاماتهم أنّهم يُنصَرُون ولا يُخذَلُون، ولا يحجز هوًى بَيْنهم و بَين ربّهم ولا يُتركُون،

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ کذاب اورعریاں منافق کو جوگرگٹ کے مشابہ ہو خوب پہچانتے ہیں۔اورتو انہیں ہر معاملہ میں صائب الرائے اورشیر کی طرح دلیر پائے گا مگر وہ درندگی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔اورتو ان کے دلوں کوغنی پائے گا پھر بھی وہ عاجزی اختیار کرتے ہیں۔وہ اللہ کے رستے میں تیز رو ہوتے ہیں ایڑ لگانے کے محتاج نہیں ہوتے۔ ﴿۵﴾ تو دیکھے گا کہ اُن کے آنسو مسلسل بہتے ہیں اور تھمتے نہیں۔اوروہ آرام طلبی کی طرف مائل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ اِترا کر چلتے ہیں۔

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ تقدیر ان کی طرف دبے پاؤں آتی ہے۔اورجب کسی بلا کا نزول اُن پر مقدر ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس تقدیر کے نزول سے پہلے ہی انہیں آگاہ فرما دیتا ہے۔اورموت ان کی طرف دیر سے آتی ہے۔اچانک آنے والے حادثات کی طرح نہیں آتی۔گویا اللہ تعالیٰ اُن کو وفات دینے سے ہچکچاتا ہے۔اوران کے نفوس مطمئنہ کوقبض کرنے میں متردد ہوتا ہے۔

اوراُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اُن کو نصرت حاصل ہوتی ہے اوروہ بے کس نہیں چھوڑ دیئے جاتے۔اورکوئی خواہش اُن کے اوراُن کے رب کے درمیان حائل نہیں ہوتی اوروہ (بے یارومددگار) نہیں چھوڑے جاتے۔

و لا يُفَارقون الحضرة ولو يُخَرْذَلُون،[62] ولا يكونون كخرقاء ذات نِيقَةٍ[63] بل يُعطَون العلم ويُنَوَّرُون. ويُرى الله بريقهم وهم لا يُراءون، وفي الحسنات يتنوَّقون،[64] وتراهم كنباتٍ خَضِلٍ[65] ولَو يُكْلَمون، يشهد لهم الأَثْرَمَانِ[66] أنّهم من أولياء الرحمٰن، ولو يحسبهم خَطِلٌ[67] أنّهم مُلْحِدون، وإذا ضاق عليهم أمرٌ فإلى الله يَحْفِلُونَ[68] ولايتركهم الله كخامل بل يُعرفُون في الناس و يُبجّلون ولا تراهم كَأُمّ خَنْتَلٍ[69] بل هم كَبَبٌ[70] عبقريّ[71] يُشاهَدون، ويمشون فِي الأَرْضِ هَوْنًا ولا يُخَنْشِلُون.[72]

ومن علاماتهم أنّ خَنْطُولةً من السفهاء يظنّون فيهم ظنّ السَّوْء وهم عند الله يُبَرَّءُون، لا يغتمّون بِذُؤلُولٍ[73] ولا هم يحزنون، وبينهم وبين الأنبياء خئولة،[74] يشربون ممّا كانوا يشربون،

اوروہ حضرت باری سے جدانہیں ہوتے خواہ انہیں قیمہ ہی کیوں نہ کردیا جائے۔اورنہ ہی وہ شیخی بگھارنے والے جاہلوں کی طرح ہوتے ہیں بلکہ ان کوعلم عطا ہوتا ہےاورانہیں منور کیا جاتا ہے۔اوراللہ تعالیٰ ان کی چمک دکھلاتا ہے اوروہ دکھاوا نہیں کرتے۔ اوروہ نیکیوں کو سنوارسنوار کرادا کرتے ہیں۔اورتو انہیں سرسبز وشاداب دیکھے گا خواہ وہ زخمی کئے جائیں۔ دن اور رات ان کے لئے گواہی دیتے ہیں کہ وہ اولیاء الرحمٰن ہیں خواہ احمق انہیں ملحد ہی خیال کریں۔اور جب اُن پر کوئی مشکل آن پڑے تو وہ خدا کی طرف دوڑتے ہیں۔اللہ انہیں گمنام نہیں چھوڑتا بلکہ لوگوں میں ان کو شہرت اورعظمت دی جاتی ہے۔تو انہیں لگڑبگڑ کی طرح نہیں دیکھے گا بلکہ وہ خوبصورت بہادر جوان کی طرح نظر آتے ہیں۔وہ زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور بوڑھوں کی طرح لڑکھڑاتے نہیں۔

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ نادانوں کا ایک گروہ اُن کی نسبت طرح طرح کی بدگمانیاں کرتا ہےاوراللہ کے نزدیک وہ ان الزاموں سے پاک ٹھہرائے جاتے ہیں ہیں۔وہ مصائب سے نہ غم کھاتے ہیں اور نہ حزین ہوتے ہیں اوران کے اورانبیاء کے درمیان قریبی تعلق ہوتا ہے۔وہ اُسی روحانی مَے سے پیتے ہیں جس سے انبیاء پیا کرتے تھے۔

وإذا دَبَلَتهُمْ (۷۵) دُبَيلَةٌ (۷۶) فقاموا وإلى اللّٰه يرجعون، و ينزحون (۷۷) ما عندهم لله ولا يَبخلون. يجتنبون دحلة (۷۸) الدّنيا و لا يقومون على حفرتها ولا يقربون، وإنّهم ريابيل (۷۹) اللّٰهِ وفي أجمةِ الغيب يُكتَمون. ليس هصورٌ كمثلهم ولا بازى يَصُولون على العدا ويمتشقون. وإنّهم أغصان شجرة القدس فمن هَصَرَهُم يكسره الله والّذين يحصرونهم فهم في غَتَمٍ (۸۰) يَضجَرون، ولا يؤذيهم إلّا من كان أحمق من رِجلةٍ (۸۱) وأخنَس من حيّةٍ فإنّهم قومٌ يُحارب الله لهم ولا تفلح عِداهم وإن يفرُّوا حتّى يرتهشوا (۸۲) فإنّهم عارضوا الّذى لا تخفى منه المجرمون.

ومن علاماتهم أنّهم يُلقُون علومَهم في قلوب قومٍ يطلبون،

اور جب انہیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کھڑے ہو جاتے ہیں اور اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اور جو کچھ اُن کے پاس ہوتا ہے وہ خدا کی خاطر لٹا دیتے ہیں اور بخل نہیں کرتے۔ اور وہ دنیاوی کنوئیں سے بچتے ہیں، نہ اُس کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں اور نہ اُس کے قریب جاتے ہیں۔ اور بے شک وہ خدا کے شیر ہوتے ہیں اور وہ غیب کی کچھار میں پوشیدہ رکھے جاتے ہیں۔ نہ اُن جیسا کوئی شیر ہوتا ہے نہ باز۔ وہ دشمنوں پر حملہ کرتے ہیں اور انہیں فنا کر دیتے ہیں۔ وہ شجرۂ قدس کی شاخیں ہوتی ہیں جو انہیں توڑنے کے لئے جھکائے اللہ تعالیٰ اُس کو توڑ ڈالتا ہے۔ اور جو ان کا محاصرہ کرتے ہیں وہ خود ہی شدید گھٹن میں بلبلاتے ہیں۔ اور انہیں وہی احمق ایذا پہنچاتا ہے جو اُس بوٹی کی طرح ہو جو سیلابی پانی کے کناروں پر اُگتی ہے اور پھر پانی اس کو بہا کر لے جاتا ہے یا وہی جو سانپ سے زیادہ خنّاس ہو۔ پس وہ ایسی قوم ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ خود جنگ کرتا ہے اور اُن کے دشمن کامیاب نہیں ہوتے خواہ وہ سرپٹ دوڑتے ہوئے اپنے پاؤں زخمی کر لیں کیونکہ انہوں نے اُس ذات کا مقابلہ کیا جس سے مجرم پوشیدہ نہیں رہ سکتے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ طالبِ حق قوم کے دلوں میں اپنے علوم ڈالتے ہیں۔

﴿۶﴾

ويربُّونهم كما يُزَغِّلُ الطائر فرخه[٨٣] وعليهم يُشفقون، ويحفظونهم ممّا لا يرصف[٨٤] بهم ويسمعون بتحنّنٍ صرخهم ولا يغفلون. وإنهم رعاةٌ في الأرض إذا رأوا سرحانًا فبِشَاء هم ينعقون،[٨٥] ولا يتوكّلون على أنفسهم ويُسَبِّحلُون، ولا يعيشون كَسَبَحْلَلٍ[٨٦] بل تتوالى عليهم الأحزان فهم فيها يذوبون. وتُزكّى أنفُسُهم من ربّهم فتتساتل[٨٧] جذباتهم حتّى يبقى الرّوح فقط ويُفردون، ثم يُرسلون إلى النّاس فيدعون النّاس إلى الصلاح ويُحَيْعِلُون.[٨٨] ذالك مقام أبدَالٍ الذين اختاروا سُبُلًا لا يعتقبون منه ندامةً ولا يتأسّفون. وجازوا شعابًا لا يجوزها المثقلون، ولا يموتون إلّا بعد أن يُخلّفوا[٨٩] أزفلةً من الذين يُرزقون معرفةً ويتّقون.

اور انہیں اس طرح پالتے ہیں جیسے پرندہ اپنے بچے کو چوگا دیتا ہے اور وہ ان پر شفقت کرتے ہیں۔ اور جو باتیں ان کے حق میں مفید اور مناسب حال نہ ہوں اُن سے اُن کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور ان کی فریاد بڑی دلجوئی سے سنتے ہیں اور بے اعتنائی نہیں کرتے۔ وہ دنیا میں گلہ بانوں کی طرح ہوتے ہیں جب بھیڑیا دیکھتے ہیں تو اپنی بکریوں کو بلا لیتے ہیں۔ اور وہ اپنی ذات پر بھروسا نہیں کرتے بلکہ تسبیح وتحمید کرتے ہیں۔ اور وہ تن آسانوں کی طرح زندگی بسر نہیں کرتے بلکہ جب اُن پر پَے دَر پَے غم آئیں تو وہ گداز ہو جاتے ہیں اور اُن کے ربّ کی طرف سے ان کے نفوس کا ایسا تزکیہ کیا جاتا ہے کہ نفسانی جذبات ایک ایک کر کے مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ فقط روح باقی رہ جاتی ہے اور وہ منفرد ہو جاتے ہیں۔ تب وہ لوگوں کی طرف مبعوث کئے جاتے ہیں تو وہ لوگوں کو نیکی اور کامیابی کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ ہے مقام ابدال کا جنہوں نے ایسے رستے اختیار کئے کہ اُن پر چل کر انہیں انجام کار ندامت نہیں اُٹھانی پڑی اور نہ وہ افسوس کرتے ہیں۔ اور وہ ایسی گھاٹیوں سے گزرتے ہیں جن میں سے بھاری بھرکم لوگ نہیں گزر سکتے۔ اور وہ اس وقت تک وفات نہیں پاتے جب تک کہ اپنے پیچھے ایسی جماعت نہ چھوڑیں جسے معرفت عطا کی جاتی ہے اور وہ تقویٰ شعار ہوتے ہیں۔

ويدعون كل دائقٍ[90] إلٰى عينهم ولا
يسأمون، فيأتيهم كلّ من سمع
نداء هم إلّا الذين صمّوا وذُحِقَ[91]
لسانُهم وجُنَّ جَنانُهم فهم لا
يتوجّهون. وكذالك جرت
عادة الكفرة ما سمعوا نداء
المرسلين و إن كانوا يَصْلِقُونَ.[92]
ولم يتيقّظوا بحسيسٍ[93] ولا
بصَهْصَلِقٍ[94] حتّى أخذهم العذاب
وهم لايشعرون. و جاهد
النّبيون لعلّ اللّٰه يزيل صِيقتهم[95]
ولعلّهم يُبْصرون. فقعدوا كامرأةٍ
طالقٍ و عصوا ربّهم وأعرضوا
كأنّهم لا يعلمون. و طارت
حواسُّهم كالحُكْلِ[96] وكانوا ذوي
خُسَاسٍ[97] وذوي وَنْشٍ وكانوا
يسبُّون النبيّين وينقرون، ويرتعون
ويَلْعَصُونَ.[98] إنّ الذين آمنوا هم في
اللّٰه يُجاهدون، ويلومون الأرجل
مع طَهقِها[99] ويظنّون أنهم متقاعِسُون،
ويؤثرون الشّدائد للّٰه لعلّهم يُقْبلون،

اور وہ ہر ایک نادان ہلاک ہونے والے کو اپنے چشمہ کی طرف بلاتے ہیں اور اُکتاتے نہیں۔ پس جو کوئی بھی اُن کی آواز سنتا ہے ان کے پاس آجاتا ہے مگر وہ جو بہرے ہیں اور جن کی زبانیں بیمار ہوکر پھل گئی ہیں اور جن کے دل پر پردہ پڑ گیا ہے وہ متوجہ نہیں ہوتے۔ اور کافروں کا یہی معمول رہا ہے کہ وہ مرسلوں کی آواز نہیں سنتے خواہ وہ کیسی ہی دردبھری آواز سے بلائے جائیں، نہ تو وہ خفیف آواز سے جاگتے ہیں اور نہ سخت آواز سے یہاں تک کہ اُن کو عذاب آلیتا ہے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ انبیاء کوشش کرتے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے غبار زائل کردے تا وہ دیکھنے لگیں۔ مگر وہ مطلقہ عورت کی طرح بیٹھے رہتے ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی کرتے ہیں اور یوں اعراض کرتے ہیں گویا کہ وہ جانتے نہیں۔ اور ناقابل فہم کلام کرنے والے شخص کی مانند اُن کے ہوش اُڑ جاتے ہیں اور وہ بداخلاق اور بدگو ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نبیوں کو گالیاں دیتے ہیں اور عیب جوئی کرتے ہیں، وہ کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں۔ اور وہ قدموں کے تیز اُٹھنے کے باوجود انہیں ملامت کرتے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ ہم پیچھے جا رہے ہیں، اور وہ اللہ کے لئے تکالیف برداشت کرتے ہیں تا کہ وہ قبولیت پائیں۔

﴿٧﴾

فیدرکھم رُحم اللّٰہ ولا یُبقون فی أزْلٍ (۱۰۱) من العیشِ وبالفوز یَقْفِلُون، ویحسبھم زَھْدَنٌ (۱۰۲) کزِوَانٍ (۱۰۳) والخلقُ بھم یَسلمون. یبتغون رضا اللّٰہ و یصرخون کأمراۃٍ مَاخِضٍ (۱۰۴) فیُدخَلونَ فی المقبولین.

پس اللہ تعالیٰ کا رحم بھی ان کی دستگیری کرتا ہے اور انہیں تنگ زندگی میں نہیں چھوڑ دیا جاتا بلکہ وہ کامیابی کے ساتھ واپس ہوتے ہیں۔ کمینہ تو انہیں گندم میں اُگنے والا ناکارہ پودا خیال کرتا ہے جبکہ مخلوق ان کی وجہ سے ہی محفوظ ہے۔ وہ اللہ کی رضا کے متلاشی ہوتے ہیں اور وہ دردِ زِہ والی عورت کی طرح (خدا کے حضور) چلاّتے ہیں تب کہیں مقبولوں میں داخل کئے جاتے ہیں۔

ومن علاماتھم أنّ اللّٰہ یکشف عنھم زُوْنَۃَ (۱۰۵) الکروب، و یزحَنُ (۱۰۶) الفزعَ عن القلوب، ففی کلّ آنٍ تتھلّل وجوھھم ولا یتخوّفون، ویُعطون أخلاقًا لا یُوجد مثلھا فی غیرھم وعند المُسَاحَنَۃِ (۱۰۷) یُعرفون، یتواضعون للزیر (۱۰۸) ولو کان أحد منھم سادنَ (۱۰۹) الدیر أو وحشیا کالعیر وکذالک یفعلون.

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے کرب و اضطراب کی شدت ہٹا دیتا ہے اور گھبراہٹ کو دلوں سے زائل کر دیتا ہے۔ پس ہر ایک وقت ان کے چہرے چمکتے ہیں اور وہ خوف زدہ نہیں ہوتے، اور انہیں ایسے اخلاق دیئے جاتے ہیں جن کی نظیر ان کے غیر میں نہیں ملتی۔ اور میل ملاقات کے موقع پر وہ پہچانے جاتے ہیں۔ وہ زائرین سے تواضع سے پیش آتے ہیں خواہ کوئی ان میں سے گرجے کا خادم ہو یا جنگلی گدھے کی طرح وحشی ہو اور ان کا یہی شعار ہے۔

ومن علاماتھم أنّھم قوم ما لھم عن ربّھم حُنْتَأْلٌ (۱۰۹)۔ یستأجزون عن الوسادۃ والآسن عندھم فی سُبُلِ اللّٰہ زُلالٌ، یبغون رضا اللّٰہ والدّنیا فی أعینھم دَمَالٌ (۱۱۰)، وطالبھا بطّالٌ،

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان لوگوں کو اللہ کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ وہ تکیے سے الگ رہتے ہیں اور اللہ کے رستے میں متعفن پانی اُن کے نزدیک آبِ زُلال ہوتا ہے۔ وہ رضائے الٰہی کے طلبگار ہوتے ہیں اور دنیا ان کی نگاہوں میں (بے وقعت) گوبر ہوتی ہے۔ اور اس (دنیا) کا طالب نکما ہوتا ہے۔

أو كـأبي إبـراهيم جيـالٌ، ولهم بتـركهـا قطوف دانية وجِزَالٌ، [١١١] والـدّنيـا لهم جِعَالٌ، [١١٢] يُجْعِلُ الله بهـا قِدْر معيشتهم فلا يمسُّهم خَبَـالٌ، [١١٣] هـٰذا مـن ربّهـم ولهـم منهـا الـخـزال و إذْهَـالٌ، وإلى الله إرْقَالٌ، [١١٤] وفي ذكره إرمعلالٌ، [١١٥] هم قوم يحسبون انّ الدنيا زِبالٌ، [١١٦] وإزعـالُ [١١٧] الـنـفـس بـه ضـلالٌ، وإنّهـا مُـدًى يُـذبـح بهاو طالبوها سِـخالٌ، [١١٨] ومـاؤها ضَـهْلٌ [١١٩] وطـعامها اغتيـالٌ، وسيـرتهـا الإعـراض كـمُـفسِّلَةٍ [١٢٠] وصـورتهـا كَـقِحْلٍ [١٢١] مـا بـقـى فيه جمالٌ، وأوّلها أوْنٌ [١٢٢] وآخرها اِقْذِعْلالٌ، [١٢٣] لا تجد كمثلها قُرزلًا، [١٢٤] و إنّهـا زقـومٌ فلا تحسبها قُـعَـالًا، [١٢٥] ولـذالك سَـلَّ عليهـا عبـاد الـرحـمٰن سيفًا قصّـالًا، [١٢٦]

یا ابراہیم کے والد کی طرح لگڑ بگڑ☆ اور انہیں ترکِ دنیا کی وجہ سے جھکے ہوئے خوشے اور پھل ملتے ہیں۔ اور دنیا ان کے نزدیک وہ کپڑے کا ٹکڑا ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کی معیشت کی ہنڈیا چولہے سے اُتارتا ہے پس اُن کو کوئی گزند نہیں پہنچتا۔ یہ (عطا) ان کے ربّ کی طرف سے ہے جبکہ وہ اس (دنیا) سے انقطاع اختیار کرتے ہیں اور اسے فراموش کر دیتے ہیں۔ پس اللہ کی طرف وہ تیزی سے بڑھتے ہیں اور اُس کے ذکر سے (ان کے) آنسو رواں رہتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہیں جو دنیا کو اتنا سمجھتے ہیں جتنا کہ چیونٹی اپنے منہ میں اُٹھا لیتی ہے جبکہ اس (متاعِ دنیا) کے لئے نفس کو مستعد کرنا گمراہی ہے۔ اور یہ وہ چھریاں ہیں جن کے ذریعہ ذبح کیا جاتا ہے اور اس (دنیا) کے طالب بکروٹے ہیں۔ اس (دنیا) کا پانی تھوڑا اور کھانا اس کا ہلاکت ہے اور اُس کی
خصلت اُس عورت کی طرح اعراض کرنا ہوتا ہے جس کو ﴿٨﴾
خاوند بلائے تو حیض کا بہانہ کر دے۔ اور اُس کی صورت خشک جلد والی جیسی (ہوتی ہے) جس میں خوبصورتی باقی نہ ہو۔ اُس کا آغاز یُسر اور اس کا انجام عُسر ہے۔ تو اُس جیسا لئیم نہیں پائے گا۔ یہ تو تھوہر ہے پس تو اسے انگور کا خوشہ مت خیال کر اور اسی لئے عباد الرحمٰن نے اس پر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے والی تلوار سونتی ہے

☆ حضرت ابراہیم کے والد کو شرک کرنے کی وجہ سے جیال یعنی ضبع (لگڑ بگڑ) کی شکل میں مسخ کیا گیا تھا۔ (لسان العرب زیر لفظ ضبع)

وما أخذوها بيديهم وما بغوا إمْصَالًا،[127] وطلّقوها بثلاثٍ وما شابهوا مُمْغِلًا،[128] وأتمّوا قولًا وحالًا وما بالوا طَمْلًا[129] فيما بلغوا إِبْسَالًا.

ومن علاماتهم أنّهم يُنشّأون كصبيّ غُلْهد،[130] وفطرتهم في سباحتها تشابه العَنكَد،[131] ولهم بركات كمطرٍ إذا ألَثَّ،[132] يظهرون إذا كان الصدق كشجر اجتُثَّ. إذا فقدهم الزمان فكأنه فقد التّهتان. إذا كثرت الفتن والهنابث[133] فهي أرائج ظهورهم و إرهاص نورهم. يسعون في سُبل الله كطِرفٍ يازجٍ،[134] ويكشفون سرّ النّاس كبطنٍ يُبعَجُ، مجيئهم بُلْجَةٌ[135] وذهابهم ظُلمةٌ. هم بهجة الملّة والدّين، وحُجّة الله على الأرضين. يُشاعُ أمرُهم كالبرق إذا تبوّج[136] والبحر إذا تموّج. تخرج إليهم السُّعداء كظبيّ إذا خرج من تولَجِها،

نہ انہوں نے اسے (دنیا کو) اپنے ہاتھوں سے پکڑا اور نہ ہی اُسے سمیٹنے کی خواہش کی اور انہوں نے اسے تین طلاقیں دے دیں اور وہ اسقاط کی مریضہ کے مشابہ نہیں ہوئے وہ قول و فعل میں کامل ہیں اور وہ خون میں لتھڑنے کی پرواہ نہیں کرتے کیونکہ وہ موت کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کی نشوونما اُس بچے کی سی ہوتی ہے جسے عمدہ غذا دی گئی ہو اور ان کی فطرت اپنی تیراکی میں تیزی سے تیرنے والی مچھلی عَنکَد کی مانند ہوتی ہے۔ اور ان کی برکات متواتر برسنے والی بارش کی سی ہوتی ہیں۔ جب سچائی اکھیڑے ہوئے درخت کی طرح ہو جائے تو وہ ظاہر ہوتے ہیں اور جب زمانہ ان سے خالی ہو تو وہ گویا بارشوں سے ہی خالی رہا۔ جب فتنوں اور حادثات کی کثرت ہو تو یہی ان کے ظہور کی خوشبو کی لپٹیں اور ان کے نور کا پیش خیمہ سمجھو۔ وہ اللہ کے رستوں میں تیز رو گھوڑے کی طرح دوڑتے ہیں۔ اور وہ لوگوں کے اسرار یوں جان لیتے ہیں جیسے پیٹ ہی چیر کر رکھ دیا ہو۔ ان کا آنا روشنی اور ان کا جانا اندھیرا ہے۔ وہ ملّت اور دین کی رونق اور زمین پر اللہ کی حجت ہوتے ہیں۔ ان کا پیغام یوں پھیلتا ہے جیسے بجلی کوندے اور سمندر موجزن ہو۔ نیک لوگ ان کی طرف یوں نکلتے ہیں جیسے ہرن اپنے رہنے کی جگہ سے نکلتا ہے۔

وتقبلهم خيار الأمّة من غير أعوجها. والّذين يُنكرونهم فسيعلمون عند الحشرجة[١٣٧]، وإن التهبوا اليوم كالنّار الْمُنْحَضَجَةِ[١٣٨]. إنّهم يؤثرون الدنيا ويجعلونها لقلوبهم معبدها، ويتمايلون عليها كالدّيك إذا حَلَجَ[١٣٩] ومَشَى إلى أُنْثاه ليَسْفدها[١٤٠]. قد رَهَّدُوا[١٤١] كالحبل إذا حُمْلِجَ[١٤٢]، وليسوا كَغُصْنٍ رُءُودٍ بل كطعامٍ إذا تَكَرَّجَ[١٤٣]. ليس فيهم خيرٌ ويُضاهون الْحِنْبِجَ[١٤٤]. إنّ الذين يؤمنون برُسل الله مَثَلُهم كمثل شجرة طيّبةٍ في حَنادج[١٤٥] حُرّة[١٤٦]، هم الذين يُتّخذون عَضُدًا لِمِلّةٍ مُطَهّرةٍ. يسعون كثَوْهَدٍ[١٤٧] في سُبل اللّه بما فُقِّحُوا[١٤٨] وقُشِّرُوا عن جُرادةٍ بشرية. وأثمر فيهم نَوْر الإيمان بنورٍ إلٰهية. إنّهم كأسودٍ ومع ذالك ليسوا كشُحْدُودٍ[١٤٩] وليسوا بمثقلين لترك الدنيا

اور کج فہموں کے سوا اُمت میں سے سلیم الفطرت (لوگ) ان کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور جو ان کا انکار کرتے ہیں وہ جان کنی کے وقت (اپنے کفر کا نتیجہ) ضرور جان لیں گے اگرچہ وہ آج بھڑکنے والی آگ کی طرح شعلہ زن ہیں۔ وہ لوگ دنیا کو ترجیح دیتے ہیں اور اسے اپنے دلوں کا معبد بنا لیتے ہیں اور اُس پر ہمہ تن ایسے مائل ہوتے ہیں جیسے مُرغا اپنی مُرغی کی طرف جُفتی کرنے کے لئے پَر پھیلا کر دوڑتا ہوا جاتا ہے۔ وہ بٹی ہوئی رسی کی طرح حماقت میں پختہ ہوتے ہیں۔ اور وہ تروتازہ ٹہنی کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ایسے کھانے کی مانند ہوتے ہیں جسے پھپھوندی لگی ہو۔ ان میں کچھ بھی بھلائی نہیں ہوتی اور وہ بخیلوں کی مانند ہوتے ہیں۔ یقیناً جو لوگ اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں ان کی مثال ایسے پاکیزہ درخت کی طرح ہے جو زرخیز ریتلے ٹیلوں میں ہو۔ وہی ہیں جن کو پاک ملت کے لئے دست و بازو بنایا جاتا ہے۔ وہ اللہ کے رستوں میں جوان کی طرح دوڑتے ہیں اس لئے کہ اُن کی (روحانی) آنکھیں کھول دی جاتی ہیں۔ اور وہ بشری لبادہ سے باہر لائے جاتے ہیں اور نورِ الٰہی سے ان کے ایمان کی کلی (شگفتہ ہو کر) ثمر آور ہو جاتی ہے۔ وہ شیر ببر ہو کر بھی بدخُلق نہیں ہوتے۔ اور ترکِ دنیا کی وجہ سے وہ بوجھل نہیں ہوتے

﴿۹﴾ وَ لذالک یطیرون إلی اللّٰه ولا
یکرمحون.[150] یکسحون البواطن
ولا یُغادرون فیها مثقال ذرّة من
هذه العاجلة، ویعملون ما
یعملون للآخرة ولها یُجاهدون.
یُعطَون خُرّد[151] المعارف ویتلقّفون
أدقّ بعد أدقّ حتّٰی یظنّ سِمَّغْدٌ[152]
أنّهم مُلحدون. وترٰی وجوههم
کَغُصْنٍ عُبَرّدٍ[153] لا ترهقها قترةٌ بما
عرفوا ربّهم ولا ییأسون. لهم عزّة
فی السّماء[154] فالّذین یَهْردون
أعراضهم أو یسفکون دماء هم
یُحاربهم اللّٰه فیؤخذون
ویجتاحون، صمٌّ بُکمٌ عُمْیٌ ومن
شدّة العناد یکمدون.[155]

ومن علاماتهم أنّهم قومٌ لا
یُطَّمَلُ[156] ما فی حَوْضهم و یُعطَون
کلّ آنٍ من ماءٍ معینٍ. ولا یعلمون
ما الحِنْضَجُ[157] ویُسْرَدُ لَهُمْ زُلالٌ
عَذْبٌ من ربّ العالمین.

اسی لئے وہ اللہ کی طرف محوِ پرواز رہتے ہیں اور بوجھل قدموں سے دوڑنے والے (کی طرح) نہیں ہوتے۔ وہ اپنے باطن کو ایسا جھاڑو دیتے ہیں کہ اُس میں ذرّہ بھر اس دنیا کا نہیں رہنے دیتے۔ وہ جو بھی عمل کرتے ہیں آخرت کے لئے کرتے ہیں اور اسی کے لئے وہ مجاہدہ کرتے ہیں۔ معارف کے ناسُفتہ موتی اُنہیں عطا کئے جاتے ہیں اور وہ لطیف سے لطیف معارف اخذ کرتے ہیں یہاں تک کہ متکبر احمق یہ خیال کرتا ہے کہ وہ ملحد ہیں۔ اور تو ان کے چہرے نرم و نازک شاخ کی طرح دیکھتا ہے اور اپنے رب کو پہچان لینے کی وجہ سے ان کے چہروں پر سیاہی نہیں ہوتی اور وہ مایوس نہیں ہوتے۔ آسمان پر اُن کو عزت حاصل ہوتی ہے اس لئے وہ لوگ جو ان کی ہتک عزت کرتے ہیں یا ان کا خون بہاتے ہیں اللہ ان سے جنگ کرتا ہے پس وہ پکڑے جاتے ہیں اور اُن کی بیخ کنی کر دی جاتی ہے۔ وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہیں اور شدّتِ عناد کی وجہ سے انہیں عارضۂ قلب ہو جاتا ہے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے حوض کا پانی کبھی مکدّر نہیں ہوتا۔ اُنہیں ہر وقت جاری پانی عطا کیا جاتا ہے اور وہ نہیں جانتے کہ کیچڑ ملا پانی کیا ہوتا ہے۔ اور انہیں تو ربّ العالمین کی طرف سے شیریں آبِ زلال مسلسل عطا کیا جاتا ہے۔

ویُصْـفِـدهـم ربّهـم خـفـیـرا فیُعصمون من موامی (۱۵۸) و ممّا فیها من السـرّاحیـن. وتـزمـج (۱۵۹) قـربـة نـفـوسهم نورًا وفهمًا، وتلوح لهم ما تخفَی من المحجوبین.

ان کا رب ان کو محافظ عطا کرتا ہے پس وہ بیابانوں اور ان میں رہنے والے بھیڑیوں سے بچائے جاتے ہیں۔ اور ان کے نفوس کا مشکیزہ نور اور فہم سے بھر دیا جاتا ہے بہت سی باتیں جو مجوبوں پر پوشیدہ رہتی ہیں اُن پر آشکارا ہو جاتی ہیں۔

ذالک بأنّهم یُسلّمون نفوسهم إلی اللّٰه کأَرْخٍ (۱۶۰) یُذبح ویقضون نحبهم أو یکونون من المنتظرین. وبأنّهم یُنفقون فی اللّٰه ما کان لهم من العَیْن. ولا یکونون کرجلٍ جعد الیدین، و یثمرون کغُصْنٍ سَرَعْرَعٍ (۱۶۱) غَزِیدٍ (۱۶۲) فتأوی إلیهم المساکین. ویُرْزقُون من غیر الکدّ والإلحاح فی المحاولةِ من اللّٰه الذی یتولّی الصالحین.

یہ اس لئے کہ یہ لوگ اپنی جانیں ذبح کئے جانے والے بچھڑے کی طرح اللہ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ یا تو وہ اپنی نیت پوری کر دیتے ہیں یا منتظر رہتے ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ وہ اپنا سب مال اللہ ہی کے لئے خرچ کرتے ہیں اور بخیل آدمی کی طرح نہیں ہوتے۔ لمبی تر و تازہ شاخ کی طرح وہ پھل دیتے ہیں پس مساکین ان کی پناہ میں آجاتے ہیں۔ انہیں بغیر محنت اور اصرار سے مانگنے کے اُس خدا کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے جو نیکوں کا متولّی ہے۔

ومن علاماتهم أنّ اللّٰه یخلق فی نـفـوسهم أَمَجًا (۱۶۳) لـلـمعرفة التّامّة، وتُـضْرَحُ صدورُهم وتُخرَجُ منها کـلّ ما کان من الغوائل الإنسیّة، فَیُمـــلاُوْن مِـنْ حُبِّ الـلّٰـه ویذبحون له أنفسهم کَالْجَلْمدةِ (۱۶۴) ویرضدون (۱۶۵) متاع التقوٰی وینفقونه فـی کـلّ ساعةٍ بقدر الضرورة،

ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے نفوں میں کامل معرفت کی شدید پیاس پیدا کر دیتا ہے۔ اور ان کے سینے چاک کئے جاتے ہیں اور اُن سے انسانی فسادات بکلّی نکال دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ اللہ کی محبت سے بھر دیئے جاتے ہیں۔ اس کی خاطر وہ اپنے نفس کو گائے کی طرح ذبح کر ڈالتے ہیں۔ اور متاعِ تقویٰ کو تہ بہ تہ رکھتے اور اُس کو بقدرِ ضرورت ہر وقت خرچ کرتے رہتے ہیں۔

ويُعرضون عن كل صِلْغَدٍّ[١٦٦]
و يدفعون السيّئا ت بالحسنة، ﴿١٠﴾
و يعيشون كَأَشْعَث أَغْبَرَ تواضعًا
لِلّٰه، وكذالك يُنْضِجُون
سلوكهم كما تُفَأَّد الخُبْزَةُ في
الْمَلَّةِ.[١٦٧] و يعيشون كَقَحَّادٍ[١٦٨] مع
كثرة الإخوان و الذريّة، ويكونون
كأرضٍ مِبْكَارٍ[١٦٩] عاملين بأوامر
الحضرة، ولا يُبالون رَعْلَ[١٧٠] الظالمين
و لا يتركون بتهديدهم ذرّة من
السُّبل المنتخلة، ويزيّنون لله بيت
قلوبهم كالْإِمْرَأَةِ الْمُفَرْنِسَةِ،[١٧١]
ويقومون لله بَاهشين[١٧٢] ويأخذون
ما أُوتي من الله بالقوّة.

ومن علاماتهم أنّك ترىٰ
عجائب منهم إن لبثت فيهم بُرْهةً
من الزّمان، وتجدهم كناقةٍ فَشوشٍ[١٧٣]
عند الفيضان، يَمُوصُ[١٧٤] القلوب
قولهم ويَدخل نُطقُهم في الجنان،

اوروہ ہر احمق سے اعراض کرتے ہیں اور برائیوں کو نیکیوں کے ذریعے دور کرتے ہیں۔اور اللہ کے لئے تواضع اختیار کرتے ہوئے وہ اپنی زندگی ایک پراگندہ بال اورغبار آلود شخص کی طرح بسر کرتے ہیں۔اوروہ اپنے سلوک کواس طرح پکاتے ہیں جس طرح کہ روٹی انگاروں پر سینک کرپکائی جاتی ہے۔وہ بھائیوں اور اولاد کی کثرت کے باوجود اس شخص کی طرح زندگی گزارتے ہیں جس کا نہ کوئی بھائی ہو نہ بیٹا۔اور وہ حضرت احدیّت کے احکام کی بجا آوری میں جلدی اُگانے والی زمین کی طرح ہوتے ہیں۔وہ نہ ظالموں کی سخت طعنہ زنی کی پرواہ کرتے ہیں اورنہ ان کی دھمکی سے اختیار کردہ رستوں کوایک ذرہ بھی چھوڑتے ہیں۔اوروہ ایک سگھڑ عورت کی طرح اپنے دلوں کے گھر اللہ کے لئے سجاتے ہیں وہ اللہ کے لئے سرور کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں اور جو کچھ انہیں اللہ کی طرف سے ملتا ہے اُسے پوری قوت سے پکڑتے ہیں۔

اوراُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ اگر تو کچھ عرصہ اُن کے پاس رہے تو تُو اُن سے عجائبات دیکھے گا اور تُو اُن کوفیض رسانی کے وقت بہت زیادہ دودھ دینے والی اونٹنی کی طرح پائے گا۔ان کے قول دلوں کو دھو دیتے ہیں اوراُن کی گفتار دلوں میں گھر کر جاتی ہے۔

فتُنيَّر بنير التقوىٰ بإذن اللّٰه
الرَّحمان، وتُهبَرُ[175] هَبرَةٌ[176] زائدةٌ
من الشهوات ويمحو كل ما يُؤبش[177]
من العصيان، وكم من عُمي
مستهترين[178] يُبصرون ويُهذّبون
بهم فإذا هم من أهل التّقاة
والعرفان، فويلٌ للذين يضحكون
عليهم كامرأةٍ تُهارُّ[179] زوجها ولا
يعلمون أنهم بطلاقٍ يهلكون. فإنّ
اللّٰه علّق نجاة النّاس بحبّهم
وعنايتهم فقد هلك من قطع
العُلَق منهم بما ترك قومًا
يَحرُسُون. ولا تُصِيبُ تلك
الشّقوة إلّا رجلًا في فطرته هُزَيرَةٌ[180]،
ومع ذالك عُجلةٌ ونخوةٌ، وليس
من الّذين يخافون اللّٰه ويتدبّرون.
وكلّ ذالك تتولّد من وَضَرِ[181] الدُّنيا
فويلٌ للّذين بها يتّسخون. يسعون
لإيذاء أهل اللّٰه ذائبين[182] مستهزئين
ويحسبون أنهم يُحسنون.

پس انہیں خدائے رحمان کے حکم سے تقویٰ کے تار و پود سے سنوارا جاتا ہے اور نفسانی خواہشات میں سے زائد حصہ کاٹ دیا جاتا ہے۔ اور گناہوں میں سے جو کچھ جمع ہو چکا ہوتا ہے وہ مٹ جاتا ہے۔ اور کتنے ہی ایسے اندھے عاقبت نااندیش ہیں جو دیکھنے لگ جاتے ہیں اور ان کے ذریعہ مہذّب ہو کر متقی اور عارف باللہ بن جاتے ہیں۔ پس ان لوگوں پر افسوس ہے جوان پر اُس عورت کی طرح ہنسی اُڑاتے ہیں جو اپنے خاوند کے رُوبرُو کتے کی طرح بھونکتی ہے، وہ نہیں جانتے کہ محض طلاق سے تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی نجات کو ان (ابدال) کی محبت اور عنایت سے وابستہ کر دیا ہے۔ پس وہ شخص ہلاک ہو گیا جس نے اُن سے قطع تعلق کیا کیونکہ اُس نے ایسے لوگوں کو چھوڑا جو محافظ تھے یہ بدبختی اُس آدمی کے نصیب میں ہے جس کی فطرت میں کامل سُستی ہو اور اِس کے ساتھ جلد بازی اور نخوت ہو اور وہ خدا سے ڈرنے والوں اور تدبر کرنے والوں میں سے نہ ہو اور یہ سب کچھ دنیاوی غلاظت سے پیدا ہوتا ہے۔ پس ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لئے جو خود کو اس سے آلودہ کرتے ہیں۔ وہ اہل اللہ کو دھتکارتے ہوئے اور استہزاء کرتے ہوئے ایذا رسانی کی کوشش کرتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ وہ نیک کام کر رہے ہیں۔

ومن أظلم أبناء الزّمان في هذا
الأوان. من تصدّى لإيذائي وهو
ضبس[183] و أشوس[184] كالشّيطان،
وخوّفني من كشيشه وفحيحه[185]
كالثّعبان، ووالله إنّي حِمَى
الرَّحمان، فمن أراد أن يقطعني
فسيُقطع من أيدى الديّان، وإنّي
بأعينه ولا يخاف لديه
المرسلون، و يردّ الجَرْبَزة[186] على
أهلها لو كانوا يعلمون.

﴿١١﴾ ومن علاماتهم أنّهم لا يكونون
كداحض[187] بل يقومون في مآقط
ولا يُضائهون الجبان، ويؤمّون
النّاس كخوتع[188] ليحفظوا من خاف
السّرحان، وينقلبون بمعارف
كالّذي للقوم إعتان[189]. لا يقنعون
على جهد أنفسهم ويخافون هدم
بنيان العمر ويوم انقضاضٍ
فيطلبون الوارث من الله
ويجدونه كابن مخاضٍ[190]

اس وقت ابنائے زمانہ میں سے سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو میری ایذا رسانی کے لئے کمربستہ ہے وہ شریر ہے اور شیطان کی طرح ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے والا متکبر ہے۔ اور اس نے مجھے اژدھا کی طرح اپنی پھنکار اور جِلد کی آواز سے ڈرایا ہے۔ اور اللہ کی قسم مَیں رحمٰن خدا کی رکھ ہوں۔ پس جس نے مجھے کاٹنے کا ارادہ کیا وہ جزا سزا کے مالک خدا کے ہاتھوں سے کاٹا جائے گا۔ اور مَیں اُس کی نگاہ میں ہوں اور اُس کے حضور رسول ڈرا نہیں کرتے۔ اور فریب کاروں کے فریب ان پر لوٹا دیئے جائیں گے، کاش وہ جانتے۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ میدانِ کارزار میں کم ہمتوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ثابت قدم رہتے ہیں اور بُزدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ اور وہ لوگوں کی پیشوائی ایک ماہر کی طرح کرتے ہیں تا کہ بھیڑیئے سے ڈرنے والوں کی حفاظت کر سکیں اور وہ قوم کے لئے بہترین چیز لے کر آنے والے کی طرح معارف لے کر لوٹتے ہیں۔ وہ اپنے ہی نفس کی کوشش پر قانع نہیں ہوتے۔ اِدھر عمر کی بنیاد کے گرنے اور ٹوٹنے کے دن کا بھی خوف ساتھ ہی لگا ہوتا ہے اس لئے وہ اللہ تعالیٰ سے وارث طلب کرتے ہیں اور اُسے (وارث کو) نوخیز جوان کی طرح پاتے ہیں۔

و يفهضون[191] الجذبات ابتغاء رضا ربّ الكائنات، ويخلصون لربّهم ولا يسوطون و لا يبرحون الحضرة ولا يَشْحطون. ويليط حبّ اللّٰه بقلوبهم وينطون أنفسهم بمحبوبهم ولا يُحفِظون النّاس وعلى اللسان يُحافظون، ولو بدر منهم مُحفِظٌ فباللّين يتداركون. ينطقون كرجل بلتعانيّ، وتُفصّح كلمهم من[192] فضلٍ ربّانيّ، يُذَعْذِعون[193] المال على الفُقَراء، ويُبارزون كزميعٍ[194] مقدامٍ في مواطن الِابتلاء. لا ترى في وجوههم سُفعةً[195] عند الغضب، وتجدهم كحيتانٍ شروعٍ ناظرين إلٰى ربّهم عند الكرب، وعلى شراعهم حبلٌ من حُبّ اللّٰه ولا كشِرعة العَقَب. لا يصول عليهم إلّا الّذى هو كقَرْثعٍ،[196] ولا يؤذيهم إلّا الّذى هو أشقٰى من قُنْذَعٍ.[197] لهم عزيمة قاهرة إذا قصدوا أمرًا جلّحوا،

اوروہ ربّ کائنات کی رضاحاصل کرنے کے لئے اپنے جذبات کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتے ہیں۔اوروہ اپنے رب کے لئے خالص ہوجاتے ہیں اورملونی نہیں کرتے۔اوروہ درگاہِ حضرت کونہیں چھوڑتے اور محبتِ الٰہی ان کے دلوں کے ساتھ پیوستہ ہوجاتی ہےاور وہ اپنے نفوس کاناطہ اپنے محبوب سے جوڑدیتے ہیں۔اور وہ لوگوں پرغضبناک نہیں ہوتے بلکہ زبان کی حفاظت کرتے ہیں۔اوراگرکوئی غصہ دلانے والا لفظ اُن سے نکل بھی جائے تونرمی کے ساتھ اس کاتدارک کرتے ہیں۔وہ فصیح اللسان شخص کی طرح بات کرتے ہیں اور ان کے کلام میں فصاحت فضلِ ربّانی سے آتی ہے۔وہ فقراء پر مال لوٹاتے ہیں۔اوروہ ابتلا کے میدانوں میں بہادر پیش قدمی کرنے والے کی طرح مقابلہ کرتے ہیں۔تُو غصہ کے وقت ان کے چہرے لال پیلے نہیں دیکھے گا۔اورتُو انہیں مصیبت کے وقت سراُٹھائی ہوئی مچھلیوں کی طرح اپنے رب کی طرف نظریں لگائے پائے گا۔اوران کی گردنوں پرمحبتِ الٰہی کی رسی ہوتی ہے نہ کہ تانت سے بنا ہوا پھندا۔ان پر وہی حملہ کرتا ہے جوکمینہ ہوتا ہے اوران کووہی تکلیف دیتا ہے جودیّوث سے بڑھ کر بدبخت ہو۔اُن کاعزم ایساراسخ اورغالب ہوتا ہے کہ جب وہ کسی کام کاقصدکرلیں تومصمم ارادہ سے اقدامات کرتے ہیں۔

وإذا حـاربوا ظربغانة قتّلوا،(۱۹۸) ومن جاء هم بالرَّغْرَغَةِ فيُروىٰ(۱۹۹) من ماء هم، ويُنـزّه من كـل نوع الشبهة. وقد أزف(۲۰۰) زمان الإرواء فطوبىٰ للطلباء الأتـقيـاء .ألا تـرون أنّ الزمـان قد فسـد، ومُـلِاً من أنواع نضناض، وقـرب جـدرانـه إلى انقضـاض، والأمـراض تُشاعُ والنفوس تُضاع، والحتوف ملاقية علىٰ أوفاضٍ.(۲۰۱) وقد صلغ(۲۰۲) الـزمان وأنا علىٰ رأس الألف السـابـع في هٰذا الأوان، وكذالك قـال الـنبيّـون أيـها الفتيـانَ ، فإلامَ تُكذّبون ولا تتّقون الديّان. ﴿۱۲﴾

ومـن عـلامـاتـهـم أنهم يرودون الجنة ابتغاء لقاء الحضرة لا للحم الطير وعين البقرة،(۲۰۳) وتجد غُرضتهم باسـطة اليـديـن، لتلقّف اوامـر ربّ الـكـونين. عَلْهَضُوا(۲۰۴) قـارورة(۲۰۵) حُجب الناسوت،وفتقوا بصدقهم رتق اللاهوت، وذالك بأن الـلّٰه قضّ(۲۰۶) عـليهـم خيـل الـتـجـلّـيـات،

اور جب سانپ سے لڑائی کی ٹھن جائے تو اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالتے ہیں۔اور جو شخص پیاس سے ان کے پاس بار بار آئے تو وہ اُن کے پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔اور ہر قسم کے شبہ سے پاک کردیا جاتا ہے۔ سیرابی کا زمانہ تو آ گیا۔پس متقی طلب گاروں کے لئے خوشخبری ہو۔کیا تم نہیں دیکھتے کہ زمانہ بگڑ گیا اور قسم قسم کے اضطرابات سے بھر گیا۔اور اُس کی دیواریں ٹوٹنے کے قریب ہوگئیں۔بیماریاں پھیل رہی ہیں اور جانیں ضائع ہورہی ہیں،موتا موتی کا عالم ہے۔زمانہ کا ششم ہزار گزر گیا اور مَیں اب ہزار ہفتم کے سر پر ہوں۔ اے نوجوانو! نبیوں نے ایسا ہی کہا تھا۔پس کب تک تم میری تکذیب کروگے اور جزا وسزا دینے والے ربّ سے نہیں ڈروگے۔

اوران کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ حضرت باری تعالیٰ کی ملاقات کی خواہش کے لئے جنت کی طلب کرتے ہیں نہ کہ پرندوں کے گوشت اورانگوروں کی خاطر۔اور تو ربّ کائنات کے اوامر کی طرف ہاتھ پھیلائے ہوئے لپکنا اُن کا نصب العین پائے گا۔انہوں نے ناسوتی حجابوں کی پردہ کشائی کی اوراپنے صدق سے لاہوتی بندشوں کو توڑ دیا۔اور یوں اس طرح ممکن ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر تجلیات کا ایک لشکر بھیج دیا ہے۔

فقوّضوا بناء وجودهم وما بقي نضنضة[٢٠٧] النفس ودَخلُوا في أمان اللّه من الحَيَوَاتِ، ودخلوا الرّياضَ وتهلّلت وجوههم كبرق إذا ناضَ[٢٠٨]، ووجدوا وجوه أهل الدّنيا وجوهًا مسودّةً فسعوا للتبييض، وقاموا لإصلاحهم كما تَرِضُ[٢٠٩] الدّجاجة على البيض. وإنّهم يعينون كل صارخ ولو تصرّخ، إلّا الذين باض فيهم الشيطان وفرّخ. قوم ربّانيّون لا يُكذّبهم إلّا الذي جلَط[٢١٠]، وأزال زينة التّقى و جَلَمَطَ[٢١١]. الّذين يُعادونهم إنْ هم إلّا كإمرأةٍ جَلْعةٍ[٢١٢]، ولا يضرّهم صَوْلُ سَلْفَعَةٍ[٢١٣]، تتزلّع[٢١٤] يداهم عند المقابلة، ويفرّون كثعالب من موطن المناضلة. وتجد بيان هؤلاء السادات كشرابِ عماهجٍ[٢١٥] يحكأ[٢١٦] في القلوب، ويُبعّد عن الذنوب،

جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے وجود کی بنیاد کو منہدم کر دیا اور اُن میں نفسانی حرکت باقی نہیں رہی اور وہ سانپوں (کے شر) سے اللہ کی امان میں داخل ہو گئے۔ اور وہ باغوں میں داخل ہوئے اور ان کے چہرے ایسے چمکے جس طرح بجلی چمکتی ہو۔ اور انہوں نے دنیاداروں کے چہرے سیاہ پائے تو ان کو روشن کرنے کی کوشش کی۔ اور وہ ان کی اصلاح کے لئے اس طرح کمر بستہ ہوئے جس طرح مُرغی انڈوں پر بیٹھتی ہے۔ اور وہ ہر چیخنے والے کی مدد کرتے ہیں خواہ وہ تصنّع کر رہا ہو۔ سوائے اُن کے جن میں شیطان نے انڈے دیئے اور ان سے چوزے پیدا ہوئے۔ یہ ربّانی لوگ ہیں ان کا مکذّب خود کذّاب ہوتا ہے اور اس نے تقویٰ کی زینت کو زائل کر کے مونڈ دیا ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو اِن (ابدال) سے دشمنی رکھتے ہیں وہ محض بے حیا عورت کی مانند ہیں اور انہیں بدزبان اور بدخلق عورت کا حملہ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اِن دشمنوں کے ہاتھ مقابلہ کے وقت پھٹ جاتے ہیں اور وہ میدانِ جنگ سے لومڑیوں کی طرح بھاگ جاتے ہیں۔ اور تو ان سرداروں کے بیان کو حلق سے بآسانی اُتر جانے والے مشروب کی طرح پائے گا جو دلوں میں گڑ جاتا ہے اور گناہوں سے دور کر دیتا ہے۔

ويـضـرَحُ اللّٰـه عـنهـم تهـمًـا
كـاذبةً فـي شـانهـم، و يجعلهم
كـمنيحة[217] لأحبـابهـم وإخوانهم.
ويـذهـب بهـم طخـش[218] الـنـاس،
وسقـام مـن تـفـجّـس[219] وتـبَـعَّلَ[220]
وساوس الخنّاس. ولا يُعاديهم الّا
تافةٌ،[221] ولا يقبلهم إلّا تقيّ دافةٌ.[222]
وحُـرّم دارهـم عـلـى الفاسقين
الّـذيـن يُـزَقْـفِـلُـون[223] إلـى الشرّ
متعـمّـدين، ويـرضـون بالغلفق[224]
وينأون عن ماء معين.

ومن علاماتهم أنّهم يأخذون
من الـدّنـيـا كـفتيـلٍ، ومن الدّين
يَـدْغفون،[225] ويـتـمتّعون من آلائها ﴿١٣﴾
كَزِبَالٍ[226] ومن التُّقات يجترفون،[227]
ويُـقـوّمـون أنـفسهـم كـمُقَمْجِرٍ[228]
يُـقَـوّم سهـمـه ويـجيحون كلّما
فيهـم مـن أهـوائهـم ويـبـقـى
هـوى الـرّبّ كـجُذْمُور[229] وعـليها
يثبتـون. ويـؤثـرونـه فـي كـلّ
سبيلٍ ولا يبالون زَمْجرَةَ[230] السُّفهاءِ

ان کی شان میں جو جھوٹی تہمتیں منسوب کی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ان سے وہ دور کردیتا ہے۔ اور انہیں ان کے دوستوں اور بھائیوں کے لئے امانتاً دودھ کے لئے دی ہوئی اونٹنی کی طرح بنادیتا ہے۔ اور وہ ان کے ذریعہ لوگوں کی بے نوری اور متکبرین اور خنّاس شیطان کے وساوس کی پیروی کرنے والوں کی بیماری دور کرتا ہے۔ اور اُن سے دشمنی صرف احمق ہی کرتا ہے اور ان کو صرف متقی غریب الطبع ہی قبول کرتا ہے۔ اور اُن کا گھر فاسقوں پر حرام کردیا گیا ہے۔ وہ (فاسق) جو بدی کی طرف عمداً بھاگتے ہیں اور کائی پر راضی ہوجاتے ہیں اور آب رواں سے دور رہتے ہیں۔

اور اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ دنیا سے بہت کم لیتے ہیں جبکہ دین سے بہت زیادہ حاصل کرتے ہیں۔ وہ دنیاوی نعمتوں سے اُسی قدر لیتے ہیں جتنا کہ چیونٹی اپنے منہ میں اُٹھاتی ہے مگر تقویٰ سے خوب حصہ لیتے ہیں۔ وہ اپنے نفسوں کو ایسا سیدھا کرتے ہیں جیسے کمان گر اپنے تیر کو سیدھا کرتا ہے۔ اور وہ اپنی تمام نفسانی خواہشات کی بیخ کنی کردیتے ہیں۔ اور صرف ربّ کی رضا درخت کے مضبوط تنے کی طرح باقی رہ جاتی ہے اور اس پر وہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ اور اُسے ہر راہ میں مقدم رکھتے ہیں۔ اور بیوقوفوں کے شور و شغب کی پرواہ نہیں کرتے۔

ولا يبالون أيّ الوَمْىِ[٢٣١] هم
ويحسبون سوطهم كنَبْتٍ
صيهوجٍ[٢٣٢] ولا يخافون. و يعلمون
كل ما يعلمون من الوَدّ لا
من الكَدّ، ويُسقَون من الغَيب
فَيصْأَمُون[٢٣٣] ويقطعون غير الله
بسنانٍ هُذامٍ[٢٣٤] ولِلّٰه يَرْصمون.[٢٣٥]
وما كان لإبليس أن يَرْطمهم[٢٣٦]
ويدرء ونه بأنوارهم فلا
ينقص الشيطان من قِربةٍ زأبوها[٢٣٧]
ويخاف قسيّهم التي يُضَهِّبون.[٢٣٨]
وما ترىٰ فيهم هَذْرَبَةً[٢٣٩] يابسةً
بل ترىٰ روحًا ومعرفةً، وحاربوا
أهواء النّفس ودشوا،[٢٤٠] أولئك هم
قوم دُهاةٌ وأولئك هم المهتدون.
قعزوا[٢٤١] كلّ ما في إناء السلوك بما
خرّوا أمام الحضرة كالصعلوك،[٢٤٢]

اور یہ بھی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ ہیں کون لوگ اور وہ اُن کے تازیانے کو نرم ٹہنی کی طرح سمجھتے ہیں اور خوف نہیں کھاتے۔ اور وہ جو علم بھی پاتے ہیں محبت کی وجہ سے پاتے ہیں نہ کہ مشقت سے۔ اور اُنہیں غیب سے پلایا جاتا ہے پس وہ جی بھر کے پیتے ہیں۔ اور وہ غیر اللہ (تعلقات) کو تیز نیزے سے کاٹ دیتے ہیں اور وہ اللہ کی خاطر تنگ راہوں کو اختیار کرتے ہیں اور ابلیس کی یہ مجال نہیں کہ وہ انہیں ایسی مشکل میں ڈالے جس سے وہ نکل نہ سکیں۔ اور وہ اپنے انوار کے ذریعہ سے اُسے دُور ہٹاتے ہیں۔ پس جس بھرے ہوئے مشکیزہ کو وہ اٹھائے ہوئے ہوتے ہیں شیطان اُس میں سے ذرہ بھر بھی کم نہیں کر سکتا۔ اور وہ (شیطان) اُن کی اُن کمانوں سے ڈرتا ہے جن کو وہ آگ دے کر مضبوط اور درست کرتے ہیں۔ اور تو اُن میں خشک بسیار گوئی نہیں پائے گا بلکہ تُو (اُن کے کلام میں) تروتازگی اور معرفت پائے گا۔ انہوں نے خواہشاتِ نفسانی سے جنگ کی اور خوب جنگ کی۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دانشمند ہیں اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ سلوک کے برتن میں جو کچھ ہو وہ غٹاغٹ پی جاتے ہیں کیونکہ وہ حضرت احدیّت کے حضور ایک فقیر کی طرح گرے ہوئے ہوتے ہیں

وبما كانوا كَضَعْرِسٍ[243] ولا يَشْبَعُون. آثروا الأَمَزَّ[244] والألذّ، وَأخرج الله منهم أهواء غيره و اجتزّ.[245] و وفّقهم بزَجْلِ[246] ما سِوَاهُ وحسن مشيهم إلى الله ليعلم كلّ قُمَيْثَلٍ[247] أنّهم هم الصّادقون.

ومن خواصهم أنّهم يُطهَّرون من الغوائل البشريّة كما تُقْرَءُ المرأة من حيضها، و يتوب الله إليهم فيُجذَبون. يخربون دار النفس بأيديهم وبأيدى الله ويرون الله بأعين روحهم ويُنزّهون من كل رِيْبَةٍ وفى العلم يُكمّلون. ولهم مقام أَصْقَبُ[248] من الملائكة عند الله بما خالفوا أنفسهم و إِعْلَنْبَأُوا[249] بالحِمْل و رَسخوا كحِبطون. وَسَنَتْ نار محبّتهم وعدمت شباة نفوسهم و زادت ظُبَةُ سيوفهم فقطعوا كلّ حجاب وفنوا فى قَتْوِ[250]
الحضرة فلا يمضى هِنُوٌّ من ﴿۱۴﴾
آوانهم إلّا وهم يعبدون.

اوراس لئے کہ وہ (راہِ سلوک میں) حریص کی طرح ہوتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے۔ وہ افضل اور لذیذ تر کو ترجیح دیتے ہیں۔ اوراللہ تعالیٰ ان میں سے اپنے غیر کی خواہشات نکال ڈالتا اور قطع کردیتا ہے۔ اور (اللہ) انہیں اپنے ماسوا کو پھینک دینے اور اللہ کی طرف خوبصورتی سے چلنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تا کہ ہر بُری چال چلنے والا جان لے کہ وہی سچے ہیں۔

اوراُن کے خواص میں سے ایک یہ ہے کہ وہ بشری فسادوں سے ایسے پاک کردیئے جاتے ہیں جس طرح عورت اپنے حیض سے پاک ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رجوع برحمت ہوتا ہے پس وہ (اُس کی طرف) کھچے چلے جاتے ہیں۔ اوروہ نفس کے گھر کو اپنے اور اللہ کے ہاتھوں ویران کردیتے ہیں اوروہ اللہ کو اپنی روح کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اوروہ ہر ایک شک سے پاک کئے جاتے ہیں اور علم میں کامل کئے جاتے ہیں۔ اوراللہ کے ہاں ان کا مقام فرشتوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ انہوں نے اپنے نفسوں کی مخالفت کی اور بوجھ لے کر گراں ڈیل کی طرح جم کر کھڑے ہوئے۔ اوران کی محبت کی آگ بھڑک اُٹھی اوران کے نفسوں کا ڈنگ معدوم ہوگیا اور ان کی تلواروں کی دھار تیز ہوگئی پس انہوں نے ہر حجاب کو چاک کردیا اور حضرت احدیت کی خدمت میں فنا ہوگئے۔ پس اُن کا کوئی وقت ایسا نہیں گزرتا کہ وہ عبادت نہ کررہے ہوں۔

وختأ[٢٥١] اللّـه قلوبهم عن غيره
وشغفهم حُبًّا، فخذأت[٢٥٢] ذرّاتهم
كلّها لربّهم وصار حُبُّ اللّه
طعامهم الّذى يُطعَمُون. فجردبوا[٢٥٣]
علٰى طعامهم لئلّا يتناوله غيرهم
فإنّهم قومٌ يُغارُون. يبكون لِحبّهم
حذلًا[٢٥٤] و يَمضُّ[٢٥٥] قلبهم همّه وقد
اضْجَحَرُّوا[٢٥٦] كالقربة من ذكره
وله كلّ آنٍ يضجرون. حَمِيَتْ
قلوبهم كرضف بِحُبِّ اللّهِ و زاد
منها سهافهم[٢٥٧] ولهم مقام عند اللّه
لا يعلمه الخلق و لذالك
يزدرونهم و يُنَطِّفُونَ[٢٥٨].

ومن علاماتهم أنّهم لا يخافون
تلاطُث[٢٥٩] الفتن ويقطعون بحار البلاء
كمواخر ولا يأشبون الحقّ
بالباطل ويعافون العَرَزب[٢٦٠]
و يبتغون تقاة لا شِيَةَ فيها و يخلصون.
لا يريدون لونا شاملا،
ولهم أرض لا تفارق وابلها

اور اللہ تعالیٰ ان کے دل اپنے غیر سے روک دیتا ہے اور انہیں اپنی محبت کا فریفتہ بنا دیتا ہے، پس اُن کا ہر ذرّہ اپنے ربّ کے لئے جھک جاتا ہے اور اللہ کی محبت ان کی غذا بن جاتی ہے جو وہ کھلائے جاتے ہیں اور وہ (اس) غذا کو جلدی جلدی کھاتے ہیں تا کہ اُن کے علاوہ کوئی اور نہ لے لے کیونکہ وہ غیرت مند لوگ ہوتے ہیں۔ وہ اپنے محبوب کے لئے اتنا روتے ہیں کہ اُن کی پلکیں جھڑ جاتی ہیں اور اُس کا غم اُن کے دل کو جلا دیتا ہے اور وہ اُس کے ذکر سے مشکیزے کی طرح بھر جاتے ہیں اور وہ ہر وقت اس کے لئے بے قرار رہتے ہیں۔ محبتِ الٰہی کی وجہ سے ان کے دل گرم پتھر کی طرح تپ جاتے ہیں۔ اور اس وجہ سے ان کی پیاس بڑھ جاتی ہے۔ ان کا مرتبہ اللہ کے ہاں ایسا ہوتا ہے جسے مخلوق نہیں جانتی، یہی وجہ ہے کہ وہ ان کو حقارت سے دیکھتے ہیں اور ان پر گندے الزام لگاتے ہیں۔

اور ان کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ فتنوں کے تلاطم سے نہیں ڈرتے بلکہ آزمائش کے سمندروں کو کشتیوں کی طرح چیر کر نکل جاتے ہیں۔ اور وہ حق کو باطل کے ساتھ نہیں ملاتے اور مشتبہ چیز سے کراہت کرتے ہیں اور وہ ایسا تقویٰ چاہتے ہیں جو بے داغ ہو اور (اُسی کے لئے) وہ خالص ہوتے ہیں۔ وہ کسی اور رنگ کا شامل ہونا پسند نہیں کرتے۔ اور ان کی زمین ایسی ہے جس پر لگا تار موسلا دھار بارش برستی رہتی ہے

ومنه يُخَضّرون. ولهم سمهرى يقتل النَهُسَرَ.(۲۶۱) وفطرتهم العالية يشابه النهابر(۲۶۲) وأتزّت(۲۶۳) قِدْرها بحُبٍّ ينضجون. ومن ضفن إليهم ولو كان العُراهنُ(۲۶۴) المُتقل☆ بحُبّ الدنيا يلج فى سمّ الخياط بيُمْن قوم يتّقون. ومن كان من عبدة الطاغوت وحضرهم فإذا هو من الّذين لا يفسقون. ومن كان متكبّرًا شيطانا ووافاهم إيمانًا فيُرغم أنفه لأمر اللّٰه ويكون من الذين يتّقون. فلا تهكّر(۲۶۵) أيُّها السّامع ولهم شأن أرفع من ذالک وكيف أبيّنه وإنّكم لا تفهمون. قوم باكون تهمر دموعهم أكثر من ماء تشربون.

ومن علاماتهم أنّهم ينقحون أصل الصلاح من كُدُس(۲۶۶) الأعمال و يتركون فضلة العرمة(۲۶۷) لأهل الضلال، يأخذون قُحًّا(۲۶۸)

اور اس سے وہ سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں اور ان کے پاس ایسا نیزہ ہے جو بھیڑیے کو قتل کر دیتا ہے۔ اور ان کی فطرت عالیہ بلند ٹیلوں کی طرح ہوتی ہے اور ان کی (فطرت کی) ہنڈیا محبتِ (الٰہی) سے جوش مارتی ہے (اور) وہ پک جاتے ہیں۔ جو اُن کے پاس آ بیٹھے خواہ وہ دنیا کی محبت سے لدا ہوا بھاری بھرکم ہی کیوں نہ ہو، تب بھی وہ اس متقی قوم کی برکت سے سوئی کے ناکے سے گزر جائے گا۔ اور جو طاغوت کے پرستاروں میں سے ہو اگر وہ ان کے پاس حاضر ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہو جائے گا جو فسق نہیں کرتے اور جو متکبر شیطان ہو اور مومن ہو کر ان سے وفا کرے تو وہ اپنی ناک اللہ کے امر کے آگے خاک آلود کر دے گا اور اُن لوگوں میں سے ہو جائے گا جو متقی ہیں۔ اے سننے والے تو تعجب نہ کر، اُن کی شان تو اِس سے بھی بلند تر ہے اور مَیں اُسے کیسے بیان کروں جبکہ تم سمجھ نہیں سکتے۔ وہ ایسی گریہ وزاری کرنے والی قوم ہے جس کے آنسو اُس پانی سے بھی زیادہ بہتے ہیں جو تم پیتے ہو۔

اور اُن کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اعمال کے گاہے ہوئے ڈھیر سے اصل درست اعمال کو علیحدہ کرتے ہیں۔ اور اُس کا بچا ہوا بھوسا گمراہوں کے لئے چھوڑتے ہیں۔ وہ خالص چیز لے لیتے ہیں

☆ ''المتقل'' سہو کتابت معلوم ہوتا ہے، درست لفظ ''المثقل'' ہے۔ (ناشر)

ولا يتّبعون شُحًّا وعن الحق
يفحصون. و ينعصون [٢٦٩] كلّ شيء
حتّى يظهر ما تحته ويبضّ
أمام أعينهم ما يطلبون.
ولا يُنكرون أمرًا ينكره الجهلاء
بل يحقّقون. ولا يعيشون
كالصعافقة [٢٧٠] بل يجمعون
خير سوق الآخرة ولا يغفلون.
وتسمع [٢٧١] ضجر قلوبهم كغقيق
القدر وبتلك العصا يمتأون
إبليس، ويجتنبون كُلَّ تغَبٍ [٢٧٢] لِحِبٍّ
يؤثرون. كسروا طواحن ثعبانٍ
أغوى آدم ومَسَنُوه [٢٧٣] بسوطٍ أكلم
فما كان له أن يَدره عليهم وفرّ
من قوم يرجمون. وصالوا عليه
كضرغم وأوْذَمُوا [٢٧٤] على أنفسهم
أنهم يجيحون أصله ويُنجون
النّاس من شرّه ويُخلّصون.

اور حرص کے پیچھے نہیں پڑتے اور وہ حق کی جستجو
﴿۱۵﴾ میں لگے رہتے ہیں اور ہر چیز کو وہ اس وقت تک حرکت
دیتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ جو اس کے نیچے ہے
ظاہر نہ ہو جائے اور ان کی آنکھوں کے سامنے بہنے لگ
جائے جو وہ تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس کا انکار نہیں
کرتے جس کا جاہل انکار کریں بلکہ پوری تحقیق
کرتے ہیں۔ اور وہ تنگدست کمینوں کی مانند زندگی
نہیں گزارتے بلکہ آخرت کے بازار کی بہترین چیزیں
جمع کرتے ہیں اور غفلت نہیں کرتے۔ تو اُن کے دل
کی بیقراری کی آواز اُبلتی ہوئی ہنڈیا کی سی سُنے گا۔
اور اسی لاٹھی سے وہ ابلیس کو مارتے ہیں۔ اور وہ ایسے
محبوب کی خاطر جسے وہ (ہر شے پر) ترجیح دیتے
ہیں ہر فساد سے اجتناب کرتے ہیں۔ انہوں نے اُس
سانپ کی کچلیاں توڑ دیں جس نے آدم کو بہکایا تھا اور
انہوں نے اُس (سانپ) کو زخمی کرنے والے کوڑے
سے مارا پس اُس کے لئے ممکن نہ رہا کہ وہ اُن پر
حملہ کرتا بلکہ وہ سنگساری کرنے والی قوم سے بھاگ
گیا اور انہوں نے اس پر شیر کی طرح حملہ کیا اور
انہوں نے اپنے نفسوں پر واجب کر لیا کہ اس کی
جڑ اکھیڑ کر پھینک دیں گے اور لوگوں کو اُس کے شر سے
نجات دیں گے اور (اُس سے) چھٹکارا دلائیں گے۔

يسمطونه كما يُسْمَطُ الحملُ ليُرى عريانًا وبالأسنّة يهطون.(۲۷۵) وخنعت أعناقهم لربّهم وله يُسلمون. هم قوم سكرت عين الخلق منهم وأعجبوا الملائكة بفعل يفعلون. وضعوا لُحُومَهم فى فاتور الحضرة. فأَرَمَ اللّٰه ما على المائدة، وأُكلوا بأنامل المحبّة وفنوا لِحبٍّ يتخيّرون.

تمّت

المؤلف

ميرزا غلام احمد قادیانی

مورخه ۱۴/دسمبر سنة ۱۹۰۳ء

☆

وہ اُس کے بال اس طرح اُتارتے ہیں جس طرح بھیڑ کے بچے سے بال اُتارے جاتے ہیں تا کہ وہ ننگ دھڑنگ نظر آئے۔ اور وہ نیزوں سے اُسے زخمی کرتے ہیں۔ اور اُن کی گردنیں اپنے رب کے لئے جھک جاتی ہیں اور اُسی کے لئے وہ فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی وجہ سے مخلوق کی آنکھ حیرت زدہ ہے اور انہوں نے اپنے افعال سے فرشتوں کو بھی تعجب میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے اپنے گوشت حضرت احدیّت کے طشت میں رکھ دیئے ہیں۔ پس اللہ نے جو کچھ دسترخوان پر تھا نوش فرمالیا۔ اور وہ محبت کے پوروں سے نوش کئے گئے اور جس محبوب کو انہوں نے اختیار کیا تھا وہ اُسی کے لئے فنا ہو گئے۔

تمّت

مؤلف

میرزا غلام احمد قادیانی

مورخہ ۱۴/دسمبر ۱۹۰۳ء

☆

حَلِّ لُغات

سيرة الابدال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

١	ارتثأ	ارتثأ عليهم امرهم: اختلط
٢	تزأزأ	هاب وفرق
٣	جهبلة	قبيحة دميمة
٤	جرشبت	بلغت الاربعين اوخمسين
٥	تبعلت	اطاعت بعلها
٦	روس	مشى متبخترا
٧	دقش	النقش
٨	سجّل	سَجَّل الكتاب: قرأه قِراءَةً مُتّصلة(المنجد)
٩	صِلال	مواقع المطرفيها نبات فالْإِبل تتبعها وترعاها(لسان)
١٠	ممكل	الغدير قليل الماء
١١	شزنا	الغليظ من الارض
١٢	ظأب	الظّأْبُ: الزّجلُ. والظّأْبُ والظّأمُ،مَهْمُوزَان: السِّلفُ. تقول: هُو ظَأْبُه وظَأْمُه: وقد ظَاءَ به و ظَاءَ مَه،وتَظاءَ با، وتَظاءَ ما إِذا تَزَوَّجْتَ أَنت امرأة،وتَزَوَّجَ هُو أُختها. اللِّحْيانيُّ. ظاء بنى فلان مُظاءَ بةً. وظاءَ منى إِذا تزَوَّجْتَ أَنت امرأَة وتزَوَّج هو أُختها. وفلان ظَأْب فلان أى سلْفه،وجَمْعُهُ أَظْؤُب
١٣	طِرْف	إِذا كان كرِيمَ الأَصلِ رائع الخَلقِ مُستَعِدًّا للجَرى والعَدْوِ فهو عَتِيق وجواد. فإِذا استَوفى أَقْسام الكَرم وحُسْنَ المَنْظَرِ والمَخبَر فهو طِرْف وعُنْجُوج ولُهْمُومٌ. فإِذا لَم يكُنْ فيهِ عِرْقٌ هَجِين فهو مُعْرِبٌ

۱۴	أمت	أمـت الشيءَ يأمُته أَمْتًاوأَمَّتَهُ:قدَّرهُ وحزَرَه.ويقال:كم أَمْتُ مابينک وبين الكُوفة؟أَی قدْرُ.وأَمَتُّ القوم آمِتُهم أمْتًا اِذا حزَرْتَهم. وأَمَتُّ الماءَ أَمْتًا اِذا قدَّرتَ ما بينک وبينه
۱۵	لجب	اللَّجَبُ:الـصَّوت والصِّياح والجَلَبة،تقول: لَجِبَ، بالْكَسرِ. واللَّجَبُ: ارتفاعُ الأصوات واخْتِلاطُها
۱۶	مشعشع	ممزوج
۱۷	ثغبان	الثَّغَبُ ج ثغبـان: الـغَـديـرُ يـكـون فی ظلِّ جَبَل لا تصِيبُـه الشَّمْسُ،فيَبْرُد ماؤُه
۱۸	تأجَّلَ	تأجَّل القوم:تجمّعوا
۱۹	يبغسلون	بَغْسَلَ الرجلُ إذا أكثر الجماع(يبغسلون:يكثرون الجماع)
۲۰	حسکل	الحسكل:الرّدیء من كلّ شیءٍ
۲۱	نَزِفَتْ	نَزَف.نَزَفْتُ ماءَ الْبِئرِ نَزْفًا اِذَا نَزَحْتَهُ كُلَّهُ
۲۲	اِزْمَهَلَّت	ازْمَهَلَّ المطرُ اِذا وَقع، وازْمَهَلَّ الثلجُ إذا سَالَ بَعْدَ ذوبانه
۲۳	جدب	الجَدْبُ:المَحل نَقِيض الخِصْبِ
۲۴	جَعَنْدَل	جعدل: الجعدل البعير الضَّخم.(لسان) الـجـعدل كجعفر والجعندل والجنعدل كسفرجل بزيادة النون فيهما:الصلب الشديد (اقرب بحوالہ قاموس)
۲۵	لايأْتَبِلُ	لايَثْبُتُ على الابل اِذا رَكِبَها
۲۶	يجايئون	جايأنی:قَابَلَنِی وَ مَرَّ بی
۲۷	يحشأون	حشأَهُ بسَهْمٍ:رمَاهُ فأصاب بِهِ جَوْفه
۲۸	الشؤبوب	دفعة من المطر وغيره

۲۹	وظوب	تعاهد علی الشی ء ولزومه
۳۰	الأفكل	الرِّعْدة من بَرْد أَو خَوفٍ
۳۱	یألّون	أَلَّ فی دعائه:رفع صوته بالدعاء.تضرّع
۳۲	یدثّنون	دثن الطائر:طار واسرع السقوط او الوقوع
۳۳	یرطنون	رطن: تکلّم بالعجمية
۳۴	لایبرقلون	برقل: کذب(لایبرقلون:لایکذبون)
۳۵	یبزِّلون	بَزَلَ الشئ وبَزَّل: شقه
۳۶	عمود	عمید القوم وعمودهم:سیّدهم
۳۷	رصین	ثابت محکم
۳۸	الزحنة	القافلة بثقلها وتباعها
۳۹	قَیل	هو دون ملک الاعلی
۴۰	حطل	الذئب
۴۱	التحوت	الارازل
۴۲	أضبُّوا	أضبَّ علی الامر:احتوی علیه.وأضبّ القوم:نهضوا فی الامر جمیعًا.(المنجد)
۴۳	ادجَوجَن	صار دُجًی.(القترة.السواد)
۴۴	المُدرِن	الیابسة.یابس
۴۵	أُرُدُنٌّ	نعسة أردن.أی شدیدة
۴۶	اِهان	أَهَن.اَلْإِهَان ککتاب:عُرجونَ التَّمرَةِ.(اقرب)
۴۷	أحثلت	حَثِلَ.حَثَلًا(عُظم بطنُه) أحثلت الأُمّ ولدها.أساء ت غذاءهٗ
۴۸	مَاطَلَ	مطل.المَطْلُ:التسویف والمُدافعة بِالعِدة والدَّینِ... وفی الحدیث:مَطْلُ الغَنِیِّ ظُلْمٌ.(لسان)

٤٩	يرغون	رغن و أرغن اليه:أصغى.أَطاعه أرغن الى السلم. يرغون: يستسلمون
٥٠	الباهل	الذى لاسلاح له.الرَّاعى يمشى بلاعصا المتردد بلا عمل.حلّ صرارها وترک ولدها يرضعها
٥١	أوشاب	وشب ج أوشاب.الأوشاب من الناس:أوباش النّاس
٥٢	الرَّهدون	الكذّاب
٥٣	بهصل	اذاجاء الرجل عريانًا
٥٤	غيذان	الذى يظنّ فيصيبُ. (صائب الرائے)
٥٥	يزكنون	زكن الامر: فَطِنَ له. تفرّسه. يزكنون:يتفرسون
٥٦	الهَصُور	هصره:جذبه و أماله ـ اَلْهَصُور:الأسد لأنّه يهصر فريسته
٥٧	يتمسكنون	تذلَّلون و تخضّعُوْنَ.تمسكن لربه.تضرّع اذا خضع لِلّٰه
٥٨	يُرقِلون	أرقل:أسرع.يرقلون: يُسرعون
٥٩	مُرمغلّة	المبتّل وهوأيضًا السَّائل المتتابع
٦٠	المخاتلة	خاتل اى مشى قليلًا قليلًا لئلَّا يحسّ الصيدُ. (دبے پاؤں چلنا)
٦١	يَخْتعل	أى يُبطئ فى مَشْيِه
٦٢	يُخَرْذَلُوْن	خرذل اللحم قطّعه وفرّقه. يُخَرْذَلُوْن: يُقَطَّعُوْنَ و يُفَرّقُوْن
٦٣	خرقاء ذات نيقةٍ	(ضرب المثل)يضرب للجاهل الذى يدّعى المعرفة
٦٤	يَتَنَوَّقُون	يَتَجوَّدون ويبالغون. (سنوارسنوار کےادا کرنا)
٦٥	نبات خَضِل	عيش خضل.ناعم طيّب

٦٦	اَلْاَثرمان	اَللَّیل وَالنَّهار
٦٧	خَطِلٌ	احمق. الخفّة
٦٨	یَخْفِلون	یهربون. (الخافل: الهارب)
٦٩	أمّ خنثل	الضّبع. لاسترخاء بطنها
٧٠	بَبٌّ	البَبُّ: الشَّاب المُمتلئُ البدن نعمة وشبابا
٧١	عبقری	السیّد الذی لیس فوقه شئ. کلّ ما یُتعجّبُ من کماله وقوّته وحذقه
٧٢	یُخَنْشِلُون	خَنْشَلَ الرجل: اضطرب من الکبر. المسنّ القویّ یُخَنْشِلُون: یضطربون من الکبر
٧٣	دؤلولٍ	الدّاهیة من دواهی الدهر الشدیدة
٧٤	خئولة	النسبة الی الخال
٧٥	دبلتهم	أصابتهم
٧٦	دُبَیْلَةٌ	الدُّبَیْلَةُ: الدَّاهیة
٧٧	یَنزِحُون	نزح: بَعُد۔ قلّ ماؤها کثیرًا ونفد
٧٨	دَحْلَةٌ	الدَّحْلَةُ: البِئرُ
٧٩	ریابیل	اَلاسَدُ
٨٠	غَتْمٍ	الغتم: شدّة الحرّ یکاد یأخذ بالنفس
٨١	احمق من رجلة	الرِّجْلَةُ: ضرب من الحَمْضِ، وقوم یُسَمُّون البَقْلَة الحَمقاء الرِّجْلَةُ.... قال ابوحنیفة، ومن کلامهم "هو أحمق من رِجلة، یعنون هٰذه البقلة، وذالک لأنها تنبت علیٰ طُرُق الناس فتُداس، وفی المَسَایل فیقلعها ماء السیل. (لسان)

٨٢	حتى يرتهشوا	اَلْاِرْتِهَاشُ: اَن تضطرب رَواهِشُ الدَّآبة فيعقر بعضها بعضًا .....وفى حديث عُبادة وجراثيم العرب ترتهشُ أى تضطرب فى الفتنَةِ. اِرْتَهَش الناس اِذا وقعت فيهم الحَربُ. (لسان)
٨٣	يُزْغِلُ	يزغل الطائر فَرْخَه: زَقَّه. (اطعمه بمنقاره)
٨٤	يَرْصُفُ	يضمّ بعضها الى بعضٍ: لايرصف بک. لا يليق
٨٥	يَنْعِقون	يصيحون بها ويزجرونها
٨٦	سَبَحْلَلٍ	كسفرجل قال سبحان اللّٰه. ضبٌّ سبحلل. ضخم من الضبِّ البعير. ولد الاسد
٨٧	تَتَساتَلُ	تسل القوم: خرجوا متتابعين واحدًا أثر واحد
٨٨	يُحيعلُون	حيّ على الفلاح أو الى أىّ شى ءٍ
٨٩	أزفلة	الجماعة من الناس وغيرهم
٩٠	دائق	الهالک حمُقًا
٩١	ذُحِقَ	انسلق: انقشر من داءٍ يُصيبه
٩٢	يَصلقون	يرفعون صوتهم عند المصيبة.
٩٣	حسيس	الصّوتُ الخفىّ.
٩٤	صهصلق	الصوت الشديد.
٩٥	صِيُقَتهم	الصِيُقة: الغُبار الحائل فى الهواء.
٩٦	الحُكل	مالا يسمع له صوت يقال تكلّم كلام الحُكل اى كلامًا لا يُفهم
٩٧	حُسَاسٍ	الشؤم. النكد. سوء الخُلق
٩٨	يَلْعَصون	يَنْهمون فى أكل وشرب أى يشرهون ويحرصون و يُفرطون الشهوة فيه

۹۹	طَهُق	أسرع فی مشیه. اسراع فی مشیه
۱۰۰	أَزُلٍ	وقع فی ضیق وشدّة وجدب
۱۰۱	زهدن	رجل لئیم
۱۰۲	زِوَان	حَبٌّ یخالط البُرّ. (الدوسر)
۱۰۳	ماخِضٍ	المَخاض: وجع الولادة وهو الطلق........وامرأةٌ مَاخِضٍ إِذا دنا وِلادها وقد أَخَذَهَا الطَّلقُ (لسان)
۱۰۴	رُؤنة	کشف اللّٰه عنک رؤنة هذا الامر أی شدّته و غُمَّتُهَ
۱۰۵	یزحن	یُبْطی. یُبْعِدُ
۱۰۶	المساحنة	ساحن: لاقاه. الملاقاة: أحسن مخالطته
۱۰۷	الزّیر	الذی یُحبّ محادثة النسآء بغیر الشرّ العادة
۱۰۸	سَادن	خادم الکعبة او بیت صنمٍ. کان بوّابا او حاجبًا
۱۰۹	حُنتألٌ	بدٌّ. ماأجد منه
۱۱۰	دَمَالٌ	ماوَطِئَتُه الدّواب البعر والتّراب ـ ما رمی به البحر من خشارة
۱۱۱	جِزَالٌ	صِرامُ النَّخْلِ وجزّه
۱۱۲	جِعَالٌ	خِرقَةٌ تنزَّلُ بها القِدْر
۱۱۳	خبالٌ	الفساد. الهلاک. السم القاتل
۱۱۴	اِرقالٌ	اِسراعٌ
۱۱۵	اِرْمِعْلالٌ	اِرمعَلّ واِرْمغَلّ الرجل: شَهِقَ
۱۱۶	الزِّبالُ	ماتحمل النملة اَوِ البعوضة بفمها
۱۱۷	اِزْعالٌ	أَزْعَلَ: نَشَّطَهُ. أَزْعَجَهُ

۱۱۸	سِخَالٌ	صِغَارُ الطَّير .اَلضَّعيف
۱۱۹	ضَهْلٌ	الماء القليل
۱۲۰	اَلْمُفَسِّلَةُ	المرأة التى اذا اريد زوجها قالت أنها حائض لتردّ. ومنه الحديث لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم السوفة والمفسّلة
۱۲۱	قِحْلٌ	قحل الشيخ:اى يبس جِلْدُهُ علٰى عظمه واَسنّ جدًّا
۱۲۲	اَوْنٌ	المشى على مَهْلٍ
۱۲۳	اِقْذِعْـلال	اِقْذَعَلَّ:عسُر
۱۲۴	قُرْزُلًا	القُرزُلُ:اللّئيم.(لسان)
۱۲۵	قُعالًا	نَور العنب او الشجر
۱۲۶	قصّالًا	قطّاعًا
۱۲۷	امصالًا	أمصلت المرأةُ:أَلْقَتْ ولدها قبل الأوان اذا يكون مُضْغَة
۱۲۸	مُمْغِلًا	الامْغال.وجع يصيب الشاة فى بطنها فكُلّما حملت ولدًا القتهُ
۱۲۹	طَمْـلًا	طَمَلَ الدَّمُ السّهْم وغيره:لطَّخهُ
۱۳۰	عُلْهِد	عَلهدتُ الصبىَّ:اَحسَنْتُ غذاء ها
۱۳۱	اَلْعَنْكَدُ	ضربٌ من سماك البحرى
۱۳۲	أَلَثَّ	أَلَثَّ بالمطر:دام أيّامًا
۱۳۳	الهنابث	الدواهى.وَقَعَتْ بين الناس هَنابِث وهى أُمُورٌ وَهَنَاتٌ
۱۳۴	يازج	أزج:أَسْرَعَ فى مَشْيِهِ
۱۳۵	بُلجة	أوّلُ ظهورِ الفَجْرِ
۱۳۶	تبوّج	باج البرقُ: لَمَعَ.أَعْيا
۱۳۷	الحَشْرَجَة	غرغرعند الموت وتردّد نفسه

۱۳۸	مُنحضَجَة	اِنحَضَجَ الرجل:التهب غيظًا
۱۳۹	حَلَجَ	حَلَجَ الدِّیکُ:فَشَر جَناحَیْهِ و مَشَی اِلٰی اُنْثاہ للسِّفادِ
۱۴۰	یَسْفِدُ	سَفَدَالذکر انثاہ وسفد علیہا:جامعہا
۱۴۱	رھّدوا	رھّد:أتی بِحَماقَةٍ عَظِیْمةٍ
۱۴۲	حُمْلِجَ	حملج الحبل:فتلهٗ شدیدًا
۱۴۳	تکرّجَ	تَکَرَّجَ الخُبزُ:فَسَدَ وعَلَته الخُضْرَة
۱۴۴	الحِنبِجُ	البخیل
۱۴۵	حَنَادِج	رملةطیّبةٌ تنبت ألوانًا مّن النبات
۱۴۶	حُرّة	رَمْلَةٌ حُرَّةٌ:طیّبة النبات
۱۴۷	ثوهد	ثهد.الثَّوهَدُ والفَوهَدُ:الغلام السمین التام الخلق...... غلام ثَوهَدٌ :تام الخلق جسیم.(لسان)
۱۴۸	فُقِّحُوا	فقح الجرو:فتح عینیه
۱۴۹	الشُّحْدود	سیئُ الخلق
۱۵۰	یکرمحون	کرمح:الکرمحة والکرتحة:عَدْوٌدون الکَرْدَمَةِ.قال ابوعمرو:کَرْمَحْنَا فی آثارِ القَوم:عَدَوْنا عَدْوَالمتثاقل(لسان)
۱۵۱	خُرّدَ	اللؤلؤة قبل ثقبها.ابن الاعرابی:لؤلؤةخرید لم تثقب(لسان)
۱۵۲	سِمَّغْدٌ	الاحمق.المتکبر
۱۵۳	عُبرّد	غصن عُبَرِّدٌ:مهتز ناعم لیّن
۱۵۴	یهردون	هرد(ض)مزّقه وخرّقه
۱۵۵	یکمدون	کمد:تغیّر لونه.مرض قلبه من الکمد
۱۵۶	یُطّمَل	اِطَّمَلَ ما فی الحوض:اَخرج فلم یترک فیه قطرة

۱۵۷	حنضج	طين لازق اسفل الحوض. الرجل الرخو الذى لاخير فيه
۱۵۸	مَوَامی	الموماة ج موامی: المفازة الواسعة او الفلاة التی لا ماء فيها
۱۵۹	تزمج	زمج(ن)القربة: ملأها
۱۶۰	أُرُخ	الأرخ: ولدالبقرة الصغير
۱۶۱	سَرَعْرَعِ	الدقيق الطويل
۱۶۲	غَذِيْذ	غُصنٌ سَرَعْرَع وغِزْيَدْ وَخُرْعُوبٌ: ناعِمٌ(لسان)
۱۶۳	اَمَجًا	حرٌّ و عَطِشٌ
۱۶۴	جَلْمَدة	اَلْجَلْمَدة: اَلْبَقَرَةُ
۱۶۵	يرضدون	ينضدون
۱۶۶	صِلْغَدٍ	اَلصِّلْغَدُ مِن الرِّجال اللَّئيم.....اَ لْاَحمقُ المضطرب(لسان)
۱۶۷	المَلّةُ	الجمر. الرّماد الحارّ
۱۶۸	قحّاد	الفرد الذى لا أخ له ولا ولد
۱۶۹	مِبْكار	أرض مبكار: سريعة المنبات
۱۷۰	رَغْلٌ	رعل(ف)وسّع شقَّه. طعنه شديدًا
۱۷۱	المفرنسة	حسن تدبير المرأة بيتها. امرأة مفرنسة أيضًا أى قويّة على الأمور
۱۷۲	باهشين	بَهَشَ(ف)اقبل عليه مسرورًا. بَهَش بيده اِليه: مدّ ها ليتناوله
۱۷۳	فشوش	ناقة فشوش: منتشرة الشخب أى يتشعّب اِحليلها مثل شعاع الشمس
۱۷۴	يموص	ماص(ن)الشئ: دلكه بيده. ماص الثوب: غَسله. ماص أسنانه: يشوصها
۱۷۵	تُهْبَرُ	هَبر(ن)هَبَرَ اللَّحمَ: قطعه قِطْعًا كبارًا

۱۷۶	هَبْرَةٌ	اللّحم اَوْ بضع لحم لا عَظْمَ فيها
۱۷۷	يؤبش	اَبشهٗ وَ اَبَشَّهٗ: جَمَعَه
۱۷۸	مستهترین	هتر(ض)مزّقه. استهتر فلان: اِتبع فلا يبالی بما يفعل لم يعقل من الكبر. المستهتر: الذی كثرت اباطيله
۱۷۹	تهارّ	هارّ: نبح
۱۸۰	هُزَيْرَة	الكسل التام
۱۸۱	وَضَر	وَضَرَ كان وسخًا. اتّسخ بالدم. أثر الطعام فی القصعة
۱۸۲	ذائبين	ذأَبَ(ف)الرجلُ. صات شديدًا. خوّفه ذئِبَ.(س)صار كالذئب. دهاءً اَو خباثة
۱۸۳	ضَبُسٌ	ضَبِس (س)خَبُث. الضَبُس: البُخل. الاحمق. ضعيف البدن. صاحب الشرّ
۱۸۴	اَشْوَش	شوس (ف(س)نَظر بمؤخرعينه تكبّرًا وتغيّظًا الأشوس: الرافع رأسه تكبّرًا
۱۸۵	كشيش	كش الزند: سمع له صوت خوار عند خروج ناره. الكشيش: صوت غليان الشراب
۱۸۶	اَلْجَرْبَزَة	جَزْبَزَالرَّجُلُ: ذهب أو انقبض ـ والْجُرْبُزُ: اَلْخِبُّ من الرجال، وهو دَخِيلٌ
۱۸۷	مآقط	المضيق فی الحرب
۱۸۸	خوتع	ختع (ف)الدليل بالقوم: سار بهم تحت الظلمة على القصد. خوتع. رجل خوتع: حاذق بالدلالة ماهر بها
۱۸۹	اِعتان	صار له عينًا. اِعتان الشيءَ: أخذ خياره واشتراه بثمن مؤجل

۱۹۰	ابن مخاض	مـادخـل فـى السـنة الثـانية (مـن الابـل) لِاَنَّ اُمّـه لحقت بالمخاض أى الحوامل
۱۹۱	يفهضون	(ف)فهض الشیءَ: كسّره وشدخه
۱۹۲	بلتعانی	الحاذق
۱۹۳	يذعذعون	ذَعْذَعَ الشیءَ:بدّده وفرّقه
۱۹٤	زميع	الزميع:الشجاع الماضى العزيمة.الجيّد الرأى
۱۹۵	سُفعة	سفِع :كان لونه اسود مشربًا بِحُمْرة. سَفَعة:السَّواد أُشْرِب حُمْرةً
۱۹٦	قَرْثَعٌ	الذى يدنّى ولا يبالى ماكسب
۱۹۷	قنذَع	الديّوث
۱۹۸	ظربغانة	الحيّة
۱۹۹	الرغرغة	ان تشرب الماء الابل كل يوم
۲۰۰	ازف	اقترب
۲۰۱	اوفاضٍ	هو الذى يقرع عليه اللحم، يقال لقيته على اوفاض على عجلة
۲۰۲	صلغ	صلغ من البقر والغنم الذى كمّل وانتهٰى سنه.صلغت الشاة والبقرة تصلغ صلوغًا وسلغتُ وهى صالغ بغيرها.تمت اسنانها، وهى تصلغ بالخامس والسادس
۲۰۳	عين البقرة	العنب الاسود
۲۰٤	عَلْهَضُوا	علهض رأس القارورة:عالج صمامها لتستخرجها
۲۰۵	القارورة	الزجاجة
۲۰٦	قضّ	قَضَّ عليهم الخيلَ:ارسلها ونشرها

۲۰۷	نَضْنضة	نَضْنَضَ لسانه:حرّكه.اَقْلَقَه.نَضْنَضَةٌ:تَحَكُّكُ جلدها بعضه ببعض.تحريک الحيّة لسانها
۲۰۸	نَاضَ	نَاض(ن)البرقُ:تلألأ
۲۰۹	تَرِضُ	ورّضَتِ الدّجاجةُ أی رخمت علی البیض
۲۱۰	جَلَطَ	جَلَط (ض):حلف و کذب
۲۱۱	جَلْمَطَ	جَلْمَطَ الرأس:حلق شعره
۲۱۲	جلعةِ	جلعت المرأة ع جلوعًا: کانت قلیلة الحیاء (اقرب)
۲۱۳	سَلْفَعَة	السَّلفعة:الصَّخابة البذیئة السیئة الخُلق (اقرب)
۲۱۴	تتزلّعُ	تزلّعت یده:ای تشقّقت
۲۱۵	عماهج	سهل المساغ
۲۱۶	یَحْکأُ	حکأ(ف)العقدةَ:شدّها.أحکمها
۲۱۷	منیحة	مَنَحَ النَّاقة و کُلّ ذات لَبَنٍ:جعل له وبرها و لبنها وولدها فهی المنحة والمنیحة
۲۱۸	طَخش	طَخِشتِ العین: اظلمت
۲۱۹	تفَجّس	تکبّر
۲۲۰	تبعّلَ	تبعّلت المرأة: أطاعت بَعْلها
۲۲۱	تافِهٌ	تَفِه(س)الرّجلُ: کان قلیل العقل
۲۲۲	دافه	الدافه:الغریب.قال الازهری کأنه بمعنی الداهف والهارف
۲۲۳	یُزَقْفِلُون	زقْفَل:أسرع. یُزَقْفِلُون أی یُسْرِعُون
۲۲۴	غلفق	الخُضرة علی رأس الماء. (کافی)
۲۲۵	یدغفون	دَغَف(ف)الشیءَ:أخذه اخذًا کثیرًا

٢٢٦	زِبَالٌ	ماتحمِلُ النملة بفمها
٢٢٧	يجترفون	اجترف الشیء:ذهب به كلّه ومعظمه
٢٢٨	مُقَمْجِرٌ	القوّاس وأصله بالفارسية. کمانگر
٢٢٩	جُذْمور	أصل الشیء.قطعه من أصل السعفة تبقى فی الجذع اذا قطعت
٢٣٠	زَمْجَرَة	الصوت.خصّ بعضهم به الصوت من الجوف.يقال للرجل اذا أكثر الصخب والصياح والزجر
٢٣١	اَلْوَمٰی	ماأدری أیّ الومٰی هو،أی أی الناس هو
٢٣٢	صَيْهُوج	نبتٌ صيهوج اذا مَلُسَ أی مُمَكَّس
٢٣٣	يصئمون	صئِم: اكثر من شرب الماء. امتلأ وروی
٢٣٤	هذام	السيف القاطع.سنان هذام:حديد
٢٣٥	يرصمون	الدخول فی شعب ضيُق.يرصمون ای يدخلون فی شعب ضيُقٍ
٢٣٦	يرطم	رَطمه:أوقعه فی امر يتعسّر الخروج منه
٢٣٧	زأب	زأب (ن)شرب شربا شديدًا.زأب القربة:حملها ثمّ أقبل بها سريعًا
٢٣٨	يُضَهِّبون	ضهّب القوس:عرضها على النّار كی تلين للتثقيف أی قوّمه وسوّاه
٢٣٩	هذربة	كثرة الكلام فی سرعة
٢٤٠	دشوا	دش:اذا غاص فی الحرب
٢٤١	قَعَزُوا	قعز: شرب ما فی الاناء عبّا
٢٤٢	الصعلوک	الفقير الذی لا مال له
٢٤٣	ضَعُرس	النهم الحريص

۲۴۴	اَمزّ	فاضل
۲۴۵	اِجْتَزَّ	اِجْتَزَّہ: قطعه
۲۴۶	زَجْلٌ	الرّمی بالشئ
۲۴۷	قُمَيثل	القبيح المشية
۲۴۸	اَصقب	قرّب
۲۴۹	اِعْلَنبأُوا	اَلْاِعْلنباءُ: أن يُشرف الرجل، ويُشخص نفسه كما يفعل عندالخصومة والشَّتْم
۲۵۰	قتو	قتا۔ قَتْوًا وَقتًا وقُتًى وقِتًى ومَقْتًى الملوك: أَحْسن الخِدْمَة لهم
۲۵۱	خَتَأ	خَتَأ عن الامر: كفّه
۲۵۲	خَذءَتْ	خذأ: خضع وانقاد
۲۵۳	جردبوا	جردب: أكل بيمينه ومنع بشماله على الطعام. وضع يده عليه يكون بين يديه على خوان لئلّا يتناوله غيره
۲۵۴	حذُلا	حذِل (س) العين: سقط هدبها. طول البكاء ولا تجفّ الحذَل. سقوط هدب العين
۲۵۵	يمضّ	مضّ (ن) الشيء فلانًا: بلغ من قلبه الحزن به ان احرقه شقّ عليه
۲۵۶	اضْجَحرّوا	اضجحرّ السقاء: اذا امتلأ
۲۵۷	سهافهم	سَهَفَ (ف) الفتيلُ: اضطرب فی نزعه (س) هلک. عطش عطشا شديدا
۲۵۸	يُنطّفون	نطّف: قذفه بفجور او لطّخه بعيب
۲۵۹	تلاطث	تلاطث الموج: تلاطم
۲۶۰	العرزب	المختلط الشديد

۲۶۱	النَهسَر	الذئب. والحريص الاكول لِلّحم
۲۶۲	النّهابر	ماشرف من الارض
۲۶۳	أتزّت	أتزّت القدر: اشتدّ غليانها
۲۶۴	العُراهِن	الضخم من الابِل. بعير عظيم
۲۶۵	تَهَكّر	تعجّب وتحيّر
۲۶۶	كُدس	الكثير المتراكب الذى لايزايل بعضه بعضا ومنه كدس الطعام
۲۶۷	العُرمة	الكدس من الطعام يداس ثم يُذَرّى ج عُرَم وَالعَرمَةُ .... الكدس الذى جُمع بعدما ديس لِيُذَرّى
۲۶۸	قُحًّا	الخالص من كلِّ شئ
۲۶۹	ينعصون	يحرّكون
۲۷۰	الصعافقة	الذى لامال له و كذالك كل من ليس له رأس مال ـ اللئيم من الرجال ـ والصعافقة: رزالة الناس
۲۷۱	غقيق	غقيق القدر: صوت غليانها
۲۷۲	تَغَب	القبيح، الريبة، الفساد والهلاک والجوع
۲۷۳	مَسَنُوْهُ	مسنهٗ: ضربه حتّى يسقط
۲۷۴	اَوْذَمُوا	اَوْذَم الشَّئ: اَوْجَبَهٗ. أَوْذَم على نَفْسِه حَجًّا اَوْ سَفَرًا: أوجَبَهٗ (اَوْذَمُوا: أَجَبُوا). (لسان)
۲۷۵	يَهْطُون	الهطى: الصراع او الضرب الشديد

نوٹ۔ جملہ لغات لسان العرب، تاج العروس، اقرب الموارد، اساس البلاغة، فقه اللّغه، القاموس المحيط اور المنجد وغیرہ کی مدد سے دی گئی ہیں۔

☆☆☆